قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

Online Edition

مدیر: ابو سعید

جمعرات 9/ مارچ 2023ء | 16/ شعبان 1444 ہجری قمری | 9/ امان 1402 ہجری شمسی | جلد: 5 | شمارہ: 58

فرمانِ رسولؐ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ

(ترمذی، کتاب الجنائز باب مایستحب من الاکفان حدیث 994)

یعنی سفید کپڑا پہنا کرو کیونکہ یہ بہترین لباس ہے۔ اسی طرح سفید کپڑوں میں ہی دفن کیا کرو۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

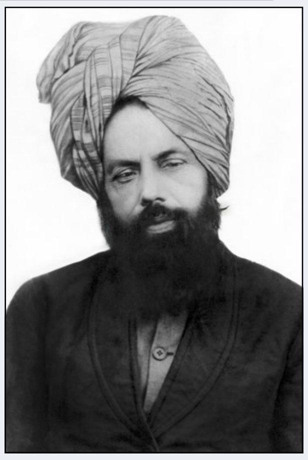

حقیقی پاکیزگی نور پیدا کرتی ہے

میرے نزدیک پاک ہونے کا یہ عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اَور طریق مل سکے کہ انسان کسی قسم کا تکبّر اور فخر نہ کرے نہ علمی، نہ خاندانی، نہ مالی۔ جب خدا تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا کرتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے اور انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے۔ آنکھ بھی دیکھ نہیں سکتی جبتک سُورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آئے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظُلمت کو دُور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ اور طہارت کا نور پیدا کرتی ہے آسمان ہی سے آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دُور کر دے۔

پس سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے اور آستانۂ اُلوہیّت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اس نُورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لیے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصّہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبّر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اَور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اُتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دُنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبّر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دُوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اُسے حقیر سمجھتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 213 ایڈیشن 1988ء)

ارشادِ باری تعالیٰ

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ لَا یَفۡتِنَنَّکُمُ الشَّیۡطٰنُ کَمَاۤ اَخۡرَجَ اَبَوَیۡکُمۡ مِّنَ الۡجَنَّۃِ یَنۡزِعُ عَنۡہُمَا لِبَاسَہُمَا لِیُرِیَہُمَا سَوۡاٰتِہِمَا ؕ اِنَّہٗ یَرٰىکُمۡ ہُوَ وَقَبِیۡلُہٗ مِنۡ حَیۡثُ لَا تَرَوۡنَہُمۡ ؕ اِنَّا جَعَلۡنَا الشَّیٰطِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ لِلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۲۸﴾

(الاعراف: 28)

ترجمہ: اے بنی آدم! شیطان ہرگز تمہیں بھی فتنہ میں نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکلوا دیا تھا۔ اس نے ان سے ان کے لباس چھین لئے تا کہ اُن کی برائیاں اُن کو دکھائے۔ یقیناً وہ اور اس کے غول تمہیں دیکھ رہے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ یقیناً ہم نے شیطانوں کو اُن لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

فرمانِ خلیفۂ وقت

احمدیوں میں بھی صفائی کے اعلیٰ معیار ہونے چاہئیں

ابو مالک اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’پاکیزگی اختیار کرنا نصف ایمان ہے۔‘‘

(المعجم الکبیر جلد 3 صفحہ 284)

اب دیکھیں! مومن کے لئے صفائی کا خیال رکھنا کتنا ضروری ہے، اور یہ احادیث اکثر مسلمانوں کو یاد ہیں، کبھی ذکر ہو تو آپ کو فوراً حوالہ بھی دے دیں گے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس پر عمل کس حد تک ہے؟ یہ دیکھنے والی چیز ہے، اگر ایک جگہ صفائی کرتے ہیں تو دوسری جگہ گند ڈال دیتے ہیں اور بدقسمتی سے مسلمانوں میں جس شدت سے صفائی کا احساس ہونا چاہئے وہ نہیں ہے اور اسی طرح اپنے اپنے ماحول میں احمدیوں میں بھی جو صفائی کے اعلیٰ معیار ہونے چاہئیں وہ مجموعی طور پر نہیں ہیں۔ بجائے ماحول پر اپنا اثر ڈالنے کے ماحول کے زیر اثر آ جاتے ہیں۔ پاکستان اور تیسری دنیا کے ممالک میں اکثر جہاں گھر کا کوڑا کرکٹ اٹھانے کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے، گھر سے باہر گند پھینک دیتے ہیں حالانکہ ماحول کو صاف رکھنا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا اپنے گھر کو صاف رکھنا۔ ورنہ تو پھر اس گند کو باہر پھینک کر ماحول کو گندا کر رہے ہوں گے اور ماحول میں بیماریاں پیدا کرنے کا باعث بن رہے ہوں گے۔ اس لئے احمدیوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ کوئی ایسا انتظام کرنا چاہئے کہ گھروں کے باہر گند نظر نہ آئے۔ ربوہ میں، جہاں تقریباً 89 فیصد احمدی آبادی ہے، ایک صاف ستھرا ماحول نظر آنا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ 23/ اپریل 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- کیسے کہوں کہ کر دیا سب کچھ ہے اُس کے نام (منظوم)
- حَرْثُ الْاٰخِرَۃِ
- حضرت مولوی علی احمد حقانی کلانوریؓ۔ راولپنڈی
- گھوڑے پالنے کی تحریک اور کتاب الخیل کا قلمی نسخہ
- نیک مجالس کی فوقیت اور اس کے آداب

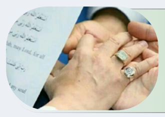

دربارِ خلافت

اگر ماں باپ ہی نمازوں کے پابند نہ ہوں گے تو بچوں کو کیسے کہہ سکتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں پر نماز فرض ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ نماز کی اہمیت مختلف حوالوں سے بیان کر کے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔

(ماخوذ از سنن الترمذی کتاب الدعوات باب ماجاء فی فضل الدعاء حدیث 3371)

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو کفر اور شرک کے قریب کر دیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ حدیث 149)

پھر آپؐ نے نماز کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر تو یہ حساب ٹھیک رہا تو کامیاب ہو گیا اور نجات پا لی ورنہ گھاٹا پایا، نقصان اٹھایا۔

(سنن الترمذی ابواب الصلاۃ باب ماجاء ان اول ما یحاسب... حدیث 413)

پھر بچوں کو بھی نماز کا پابند بنانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ سات سال کی عمر کو پہنچنے پر بچے کو نماز کی تلقین کرو اور دس سال کی عمر میں اس کو نماز کا پابند کرنے کے لئے کوئی سختی بھی کرنی پڑے تو کرو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ حدیث 495)

اگر ماں باپ ہی نمازوں کے پابند نہ ہوں گے تو بچوں کو کس طرح کہہ سکتے ہیں یا اگر بچے اپنے اجلاسوں یا مختلف ذریعوں سے یہ حدیث سن لیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیں لیکن گھر میں وہ اپنے باپوں کو نمازوں کا پابند نہ دیکھیں تو ان پر کیا اثر ہو گا؟ یقیناً ایسے باپوں کے بچے یہ خیال کریں گے کہ اس حکم کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ بلکہ ایک حکم کی اہمیت کو نظر انداز کرنے سے بچے کے دل پر ہر اسلامی حکم کی اہمیت کا اثر ختم ہو جائے گا۔ ایسے لوگ نہ صرف پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق خود گھاٹا پانے والوں میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی گھاٹا پانے والوں میں شامل کروا رہے ہوتے ہیں۔ دنیاوی خواہشات کے پورا کرنے کے لئے بچوں کی دنیاوی ترقی کے لئے تو ماں باپ فکر کا اظہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن جو اصل فکر کا مقام ہے اس کی پرواہ بھی نہیں ہوتی۔

پھر ایک حقیقی مومن کے لئے صرف نماز ہی ضروری نہیں ہے جس سے اس کا روحانی میل کچیل دُور ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں پانچ بار روزانہ نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یقیناً کوئی میل نہیں رہے گی۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا اور کمزوریاں دور کرتا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب الصلوات الخمس کفارۃ حدیث 528)۔ پانچ نمازیں پڑھنے والے کی روح پر کوئی میل نہیں رہتی۔

پس یہ ہے نماز کی اہمیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خوبصورت مثال کے ذریعہ بیان فرمائی ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا صرف نماز پڑھنے کا ہی حکم نہیں ہے بلکہ حقیقی مومن مردوں کو اس روح کی میل اتارنے کے لئے مزید وضاحت فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے گھر سے وضو کیا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی مسجد کی طرف گیا تا کہ وہاں فرض نماز ادا کرے تو مسجد کی طرف جاتے ہوئے جتنے قدم اس نے اٹھائے ان میں سے اگر ایک قدم سے اس کا ایک گناہ معاف ہو گا تو دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہو گا۔ یعنی ہر قدم ہی اسے ثواب دینے والا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب المشی الی الصلاۃ ... حدیث 1406)

پھر ایک موقع پر باجماعت نماز کی اہمیت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح بیان فرمایا کہ کیا مَیں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جو ہر وقت اس بات کے لئے بے چین تھے کہ ہمیں کب کوئی موقع ملے اور ہم اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کریں، اس کو راضی کرنے کے طریقے سیکھیں، اس کا قرب حاصل کریں، اپنے گناہوں سے دوریاں پیدا کریں، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ گناہوں سے دُوریاں پیدا کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اتنا ہی نہیں یہ ایک قسم کا رباط ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ حدیث 475)۔ یعنی سرحد پر چھاؤنیاں قائم کرنے کے برابر ہے۔ جس طرح ملک اپنی حفاظت کے لئے سرحدوں پر چھاؤنیاں بناتے ہیں، فوجیں رکھتے ہیں یہ اسی طرح ہے۔ سرحدوں پر چھاؤنیاں کیوں قائم کی جاتی ہیں؟ جیسا کہ مَیں نے کہا اپنے ملک کی حفاظت کے لئے۔ اس لئے تا کہ دشمن کے حملے سے محفوظ رہا جائے اور حملے کی صورت میں فوراً مقابلے کے لئے تیار ہوا جا سکے۔

(خطبہ جمعہ 20/ جنوری 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

کیسے کہوں کہ کر دیا سب کچھ ہے اُس کے نام

فرصت ملی ہے کب مجھے، اب تک پڑے ہیں کام
کیسے کہوں کہ کر دیا سب کچھ ہے اُس کے نام

باقی ہیں وہ جو اَوروں کے پُرسانِ حال ہیں
ساقی نے سب عطا کیے ہیں معرفت کے جام

جاؤ! خدا کے نور کو حاصل کیا کرو
اس شخص سے جو دل کو منوّر کرے مدام

مہمان بن کے آئے تھے رہنے کو چار دن
اب زندگی کی دیکھیے ہونے لگی ہے شام

رونقِ جہانِ دل کی فقط تیرے دم سے ہے
تیرے بغیر جاناں یہ دنیا ہے ناتمام

میری سنیں تو رات اندھیرے میں کاٹیے
مشعل کا اس کے ذکر سے ہی کیجیے اہتمام

طارق! ہیں یوں تو اس جہاں میں آشنا بہت
اب ڈھونڈ ایسا یار کہ ہو جائیں سارے کام

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔ لندن

اداریہ

حَرۡثُ الۡاٰخِرَۃِ

نئے سال 2023ء کے آغاز پر تلاوت قرآن الفجر کے دوران سورۃ الشوریٰ کی تلاوت کی توفیق ملی۔ اس کی آیت 21 پر جب خاکسار پہنچا تو آیت کو بار بار پڑھا۔ ترجمہ پر غور کیا اور سیاق و سباق میں آیات کو جب ترجمہ کے ساتھ پڑھا تو ایک ایسا دلچسپ مضمون اللہ تعالیٰ نے دماغ میں ڈالا جو قارئین الفضل کے لیے رمضان کی آمد سے قبل بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

حَرۡثٌ عربی لفظ ہے جس کے معنی کھیتی کے ہیں۔ زمین کا وہ حصہ جس پر فصل بوئی جاتی ہے جو بقائے انسانی کے لیے ضروری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سورۃ البقرہ میں نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ کہ تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں کہہ کر اس مضمون کو یوں کھول دیا کہ جس طرح بقائے نسل کے لیے مادی کھیتیاں ہیں جیسے عورت یا فصل بونے کے لیے زمین۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اس آیت کے فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ’’کھیتی سے مراد یہ ہے کہ عورت بقاء نسل کا ذریعہ ہے اور غیر فطری تعلقات کے نتیجہ میں ہر گز نسل پیدا نہیں ہوسکتی۔‘‘

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ صفحہ 58)

اسی طرح روحانی نسل کی بقاء کے لئے حرث الآخرہ بھی ہے یعنی ایسے نیک اعمال جو انسان کو ابدی زندگی عطا کرتے ہیں۔ اس آیت میں حرث الآخرہ کے ساتھ حرث الدنیا اور اس کے انجام کا بھی ذکر ہے۔ جیسے فرمایا:

مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَۃِ نَزِدۡ لَہٗ فِیۡ حَرۡثِہٖ ۚ وَمَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡیَا نُؤۡتِہٖ مِنۡہَا وَمَا لَہٗ فِی الۡاٰخِرَۃِ مِنۡ نَّصِیۡبٍ ﴿۲۱﴾

(الشوریٰ: 21)

ترجمہ: جو آخرت کی کھیتی پسند کرتا ہے ہم اُس کے لئے اُس کی کھیتی میں اضافہ کر دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اُسی میں سے اُسے دیتے ہیں اس حال میں کہ آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

ایک کسان یا زمیندار ایسی زمین کی تلاش میں رہتا ہے جو زرخیز ہو اور اچھی فصل اور پھل دے۔ اس کے لیے وہ اپنے ارد گرد کی جگہوں کا معائنہ بھی کرتا رہتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عورت کو بطور کھیتی کے اعتبار سے چناؤ کے حوالے سے بعض اصول وضع فرمائے اور خوبصورتی، حسن و جمال، حسب و نسب اور کثرت اموال کی بجائے نیک، صالح اور پرہیز گار خاتون کی تلاش کا ارشاد فرمایا۔ پھر ایک موقع پر اَلۡوَدُوۡد اَلۡوَلُوۡدُ کے الفاظ استعمال کر کے نصیحت فرمادی کہ ایسی خاتون کی تلاش میں رہیں جو بچے پیدا کرنے والی اور محبت کرنے والی ہو۔ اَلۡوَلود کے الفاظ میں زیادہ سے زیادہ فصل پیدا کرنے والی کھیتی ہی مراد ہے۔ اسی ضمن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تَزَوَّجُوۡا الۡوَدُوۡدَ الۡوَلُوۡدَ، فَاِنِّیۡ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الۡاُمَمُ خوب جننے والی عورت سے شادی کرو، کیونکہ (بروز قیامت) میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

(سنن ابی داؤد)

اب جہاں تک حرث الآخرۃ یعنی آخرت کی کھیتی کا تعلق ہے۔ اوّل تو اس کے ساتھ حرث الدنیا کے الفاظ لا کر فرمایا ہے جو اس دنیا کی کھیتی یعنی مال و متاع چاہتا ہے تو وہ اُسے دے دیا جائے گا لیکن آخرۃ میں پھر اس کا کوئی نصیب نہیں ہوگا۔ لیکن حرث الآخرۃ چاہنے والے، اس کے متلاشی وہ لوگ ہوں گے جو نیک اعمال بجالانے والے ہیں اور وہ جنتوں کے باغوں میں ہوں گے۔ ان کو وہاں پر ہر وہ چیز ملے گی جو وہ خواہش کریں گے۔ یہ وہ فضل کبیر ہے جو انہیں دیا جائے گا۔

وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِیۡ رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ ۚ لَہُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ ذٰلِکَ ہُوَ الۡفَضۡلُ الۡکَبِیۡرُ ﴿۲۳﴾

(الشوریٰ: 23)

یہاں اللہ تعالیٰ نے رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ کے الفاظ یعنی جنت کے باغات استعمال کر کے حرثُ الآخرہ کی مزید تشریح فرمادی کہ جو حرث الآخرہ کے متمنی ہوں گے۔ نیک کام کریں گے۔ نمازیں پڑھیں گے۔ اللہ اور اس کے رسول اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کریں گے۔ اپنے اہل خانہ اور افراد خاندان سے نرمی و شفقت سے پیش آئیں گے تو انہیں جنت کے باغوں کی سیر کروائی جائے گی بلکہ ان کی رہائش کے انتظامات بھی ایسے باغات میں کر دیئے جائیں گے جہاں ان کو ہر چیز بطور فضل کبیر میسر ہوگی۔

اس کی مزید تفصیل اللہ تعالیٰ نے اس سے اگلی آیت نمبر 24 میں کر دی کہ یہ لوگ ایمان لانے والے اور نیک عمل بجالانے والے وہ ہیں جو آپس میں اقرباء کی سی محبت کرتے ہیں۔ معدوم نیکی کو اجاگر کرتے ہیں۔ اگر یہ لوگ دیانت داری کے ساتھ یہ اعمال بجالاتے رہیں گے تو ہم ان کے اعمال میں مزید حسن پیدا کر دیں گے۔ ان لوگوں کی اللہ توبہ قبول کرے گا اور اگر ان سے کوئی برائی سرزد ہو تو اللہ تعالیٰ درگزر فرماتا جائے گا۔

(آیت: 26)

یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا بھی اس لئے کماتے ہیں کہ ہمیں دین ملے۔

وہ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ کے تحت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر نعمت کو اس دنیا میں خرچ کرتے ہیں۔

ہم چند ہی دنوں تک سال کے محترم مہینہ رمضان میں داخل ہونے جا رہے ہیں۔ جہاں معافی تلافی کا سوال ہوگا۔ وہ تمام نیکیاں پائی جائیں گی جن کا ذکر سورۃ الشوریٰ کی ان آیات میں موجود ہے۔ بالخصوص معدوم نیکیاں معاشرے میں، ماحول میں، گھروں میں سر اٹھائیں گی اور اپنی زندگی کا ثبوت دیں گی۔ نیکیوں کا بازار لگے گا۔ ہمارے پاس خرید و فروخت کے لیے وافر وقت بھی ہوگا اور ہمارے کھیسے رقوم سے بھی بھرے ہوں گے۔ پس ضرورت اس امر کی ہے کہ کھیتی باڑی کے لیے جو جتن ایک کسان کی طرف سے کیے جاتے ہیں ان کو بروئے کار لانا ہوگا۔ کسان کی طرح صبح سویرے اپنی زمین پر جا کر ہل چلانے کے مقابل ہمیں صبح سویرے اُٹھ کر نوافل ادا کرنے ہوں گے۔ کسان کی طرح اپنی کھیتی کو پانی دینے کے مقابل ہمیں آنکھوں کے پانی سے اپنی روحانی کھیتی کو سیراب کرنا ہوگا۔ کسان کی طرح اپنی کھیتی کو نرم کر کے اس میں بیج پھینکنے کے مقابل ہمیں نوافل، تسبیحات اور درود کے بیج اپنی روحانی کھیتی میں پھینکنے ہوں گے اور فصل تیار ہونے پر کسان جس طرح فصل کی حفاظت کرتا، چوروں سے بچاتا ہے اسی طرح ہمیں اپنی روحانی فصل کی تیاری کے بعد اسے چوروں سے بچانا ہوگا۔ تب اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور گناہوں سے درگزر کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک صفاتی نام اللہ تعالیٰ نے ’’حارث‘‘ بھی رکھا ہے جس کے معنی کھیتی باڑی کرنے والا کے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے دور میں بحیثیت حارث جماعت کی، احباب جماعت کی خوب کھیتی باڑی کی ہے اور پھر خلفاء نے اس رنگ میں اس کو جاری رکھا۔ آج کل ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بطور حارث کے مثیل کے ہماری کھیتی کو روحانی پانی سے سیراب کرتے رہتے ہیں۔ کبھی قسما قسم کے پھلوں کے درخت، پھولوں کے پودے ہماری کیاریوں میں لگاتے ہیں۔ کبھی کبھار اپنے خطبات کے ذریعہ نیکیوں کے بیجوں کا ایسا چھٹہ ہماری کھیتیوں میں پھینکتے ہیں جن کی بدولت آج ہم پوری دنیا میں سرسبز و شاداب نظر آتے ہیں۔ جس کے دنیا بھی گُن گاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی روحانی کھیتیوں کو مزید سرسبز و شاداب کرنے کے لیے نیکی کے اعمال کے بیج ان میں پھینکنے کی توفیق دے اور مادی کھیتیوں سے پیدا ہونے والی نسل کو بھی اسلامی اطوار کے ساتھ مرصع کرنے کی توفیق دیتا رہے۔

اے اللہ تُو ایسا ہی کر۔ آمین

(ابوسعید)

دعا کا تحفہ

قرض و دیگر کمزوریوں کے دور ہونے کی دُعا

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرض سے بچنے کے لئے یہ دُعا سکھائی:

اَللّٰھُمَّ اکۡفِنَا بِحَلَالِکَ عَنۡ حَرَامِکَ وَاَغۡنِنَا بِفَضۡلِکَ عَمَّنۡ سِوَاکَ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے اپنا حلال (رزق) کافی کر دے بجائے حرام کے اور ہمیں اپنے فضل سے اپنے سوا ہر ایک سے بے نیاز کر دے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 143-144)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

غلام مصباح بلوچ۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

حضرت مولوی علی احمد حقانی کلانوریؓ۔ راولپنڈی

حضرت مولوی علی احمد حقانی صاحبؓ اصل میں موضع کلانور ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ آپ اندازاً 1865ء میں پیدا ہوئے۔ 1905ء سے پہلے سلسلہ بیعت میں داخل ہوگئے تھے۔ آپ محکمہ تعلیم سے وابستہ تھے اور اس ملازمت کے سلسلے میں راولپنڈی میں مقیم رہے۔ آپ ایک نیک سیرت اور منکسر المزاج انسان تھے۔ اسی طرح ایک اچھے شاعر تھے، آپ کا کلام جماعتی لٹریچر میں شائع شدہ ہے۔ آپ کی ایک نظم ’’گذارش بحضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام‘‘ اخبار الحکم میں شائع ہوئی، جس کے شروع میں ایڈیٹر صاحب الحکم نے لکھا: ’’مندرجہ ذیل نظم مولوی علی احمد صاحب حقانی کلانوری نے جوش محبت اور حسن ارادت سے لکھی ہے جو اپنی سلاست اور عمدگی مضمون سے قابل قدر ہے۔ افسوس ہے ہماری جماعت میں اکثر لوگ نظم لکھتے ہیں لیکن وہ اس خداداد ملکہ سے کام نہیں لیتے۔ نظم انسان کو فطرتاً پسند ہوتی ہے اور وہ مؤثر ہوتی ہے۔ اگر سلسلہ عالیہ کی سچائی کے دلائل نظم میں لکھے جاویں تو بہت مفید ہو سکتے ہیں۔‘‘

اے سایۂ رحمتِ خدائی
اے نورِ ظہور مصطفائی
مقبول جناب کبریائی
محبوب حضورِ مجتبائی
اے زینتِ مسندِ خلافت
اے زیورِ تختِ اولیائی
صدیوں رہے انتظار میں ہم
تب قرنِ سعید تیری پائی

(الحکم 10؍اکتوبر 1905ء صفحہ 3 کالم 1)

خلافت ثانیہ کے انتخاب کے موقع پر آپ قادیان میں ہی تھے لیکن غیر مبائعین کے زیر اثر خلافت سے الگ رہے، بعد ازاں حقیقت حال کھل جانے پر خلافت کی بیعت میں آگئے۔ حضرت شیخ فضل احمد بٹالوی رضی اللہ عنہ (وفات: 30؍اگست 1968ء۔ مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) جو اُن دنوں راولپنڈی میں تھے، بیان کرتے ہیں:

’’مارچ 1914ء میں ہمیں اطلاعات قادیان سے ملنے لگیں کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی طبیعت علیل ہے ..... ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو تو مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے خاص اطلاع ملتی تھی، وہ مولوی علی احمد صاحب حقانی کو ساتھ لے کر قادیان چلے گئے اور وہاں ان کو مولوی محمد علی صاحب کی کوٹھی پر ہی رکھا..... مولوی علی احمد صاحب حقانی جو عالم متبحر اور خاکسارانہ طرز کے انسان تھے اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ساتھ قادیان گئے تھے اور انہی کا اثر لے کر واپس آئے تھے ..... ملاقات میں معلوم ہوا کہ حقانی صاحب پیغامی حضرت کو راہ راست پر سمجھتے ہیں..... میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے اُس شخص سے ملاقات کی جو اپنے آپ کو خلیفۃ المسیح کہتا ہے اور بانگ دُہل اپنا دعویٰ پیش کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہے کہ میرے منکر خدا تعالیٰ کی گرفت میں آجائیں گے؟ کہنے لگے نہیں! انہیں تو مَیں نہیں مل سکا۔ میں نے کہا آپ تب تک صبر کریں جب تک میں آپ کی ان سے علیحدگی میں ملاقات نہ کرادوں۔ وہ مان گئے اور وعدہ کیا کہ قادیان جائیں گے۔ میں اور سید محمد اشرف صاحب ان کو اپریل 1914ء میں قادیان لے گئے۔ مَیں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں مولوی علی احمد صاحب حقانی کو اس وعدہ پر لایا ہوں کہ حضور سے علیحدگی میں ان کی ملاقات کرائی جائے گی۔ حضور نے فرمایا میں آج رات آپ دونوں کو بلاؤں گا، مسجد مبارک میں رات کے وقت انتظار کریں۔ ہم لوگ بڑی رات تک بیٹھے رہے مگر ہمیں کسی نے نہ بلایا۔ دوسرے دن عرض کیا کہ ہمیں نہیں بلایا گیا۔ فرمایا آج رات بلاؤں گا مگر وہ رات بھی گزر گئی اور ہم دونوں انتظار میں بڑی دیر تک مسجد مبارک کی چھت پر بیٹھے رہے۔ اب تیسرا دن آیا تو مَیں نے عرض کیا کہ ہماری رخصت کا یہ آخری دن ہے، کل صبح ہم نے ضرور واپس جانا ہے۔ فرمایا آج رات ضرور بلایا جائے گا۔ غالباً 20؍اپریل تیسری رات تھی۔ ہم دونوں پھر مسجد مبارک میں انتظار میں بیٹھے رہے ..... کسی نے کہا فضل احمد صاحب کون ہیں؟ ان کو حضرت نے بلایا ہے۔ خوشی خوشی ہم دونوں گئے، دستک دینے پر حضور نے دروازہ کھولا اور ہم دونوں کو اپنے پاس بیٹھنے کا ارشاد فرمایا..... اب میں نے مولوی علی احمد صاحب سے کہا کہ لیجیے مولوی صاحب! مَیں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا..... مولوی صاحب نے کہا کہ میں تین روز تقریریں سنتا رہا ہوں، میرا دل صاف ہوگیا ہے اور کوئی بات پوچھنے والی باقی نہیں رہی..... حضور نے ان کی بیعت بھی قبول فرمائی اور دعا کی۔ اب میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی..... مَیں نے حضرت کے حضور کسی وقت عرض کیا کہ مولوی صاحب میں سادگی بہت ہے، مجھے ڈر رہتا ہے کہ کبھی پیغامی انہیں دھوکا نہ دے دیں۔ ان دنوں نماز جمعہ میں ہی پڑھایا کرتا تھا۔ حضور نے فرمایا ان کو امام بنالو۔ مجھے اور بھی خوشی ہوئی اور مولوی صاحب موصوف کو نمازوں میں امام بنا دیا گیا۔‘‘

(اصحاب احمد جلد سوم صفحہ 111 تا 116 مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

اس کے بعد نہ صرف یہ کہ آپ مخلصانہ طور پر خلافت سے وابستہ رہے بلکہ تردّد میں پڑے دوسرے لوگوں کو بھی واپس خلافت کے سائے میں لانے کا باعث بنے۔ آپ نے خلافت کی تائید میں خطوط لکھ کر دوستوں کو اس نعمت الٰہی سے وابستہ ہونے کی تلقین کی چنانچہ آپ کے ہم وطن حضرت مرزا رسول بیگ صاحب کو خلافت کی تائید میں خطوط لکھے جو الحمد للہ ان کی ہدایت پر منتج ہوئے۔

(اصحاب احمد جلد اول صفحہ 183 از ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نیو ایڈیشن)

جیسا کہ شروع میں ذکر ہوا آپ کو شعر گوئی کا بڑا ملکہ تھا، آپ کا شعری کلام ’’گلدستہ حقانی‘‘ کے نام سے شائع ہوا۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 478) آپ کی بعض نظمیں جماعتی لٹریچر میں شائع شدہ ہیں، مثلاً ایک نظم ’’یاران قدیم! بات تو لو‘‘ کے عنوان سے الفضل میں شائع ہوئی ہے جس کے ابتدائی شعر یوں ہیں:

حُسن پر اپنے مری جان تو دیوانہ نہ ہو
شعلۂ شمع میں سوز پہ پروانہ نہ ہو
صورتِ عکس پہ آئینہ کو الٹا ہے غرور
مُنہ تو دکھلائے اِدھر جب رُخِ جاناں نہ ہو

(الفضل 25؍مئی 1914ء صفحہ 1)

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالویؓ بیان کرتے ہیں:

’’غالباً 1920ء میں حضرت خلیفہ ثانیؓ نے مجھے مخاطب کر کے حضرت مولوی علی احمد صاحب حقانی کا یہ شعر پڑھا

صورتِ عکس پر آئینہ کو الٹا ہے غرور
منہ تو دکھلائے اِدھر جب رُخِ جاناں نہ ہو

اور فرمایا کہ حقانی صاحب کا یہ شعر بہت عمدہ ہے۔ خاکسار فضل احمد بیان کرتا ہے کہ حقانی صاحب نے اس شعر میں خواجہ کمال الدین صاحب کی تقاریر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اپنی تقاریر میں حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ مضامین کو چھوڑ کر کچھ بیان تو کر کے دیکھیں کہ کلام میں کوئی چاشنی بھی باقی رہ جاتی ہے۔‘‘

(اصحاب احمد جلد سوم صفحہ 117)

ایک نظم یوں ہے:

ہے آگ لگی ہوئی بجھائیں کیونکر
اُٹھتے ہیں دھوئیں، اُنہیں دبائیں کیونکر
کہنے میں نہ آئے اور نہ چپ رہنے دے
اس لذت درد کو بتائیں کیونکر

(الفضل 24؍مارچ 1917ء صفحہ 9)

ایک جگہ لکھتے ہیں:

دل درد مند باز آ بے اختیاریوں سے
ان ناصبوریوں سے، ان بے قراریوں سے
حقّانی! آ کہ جاں میں تری آگ اک لگاویں
گلزار اک کھلا دیں ان شعلہ کاریوں سے

(الفضل 17؍مارچ 1917ء صفحہ 2)

آپ نے 20؍فروری 1917ء کو وفات پائی، خبر وفات دیتے ہوئے اخبار الفضل نے لکھا:

’’ہمیں برادر بشیر احمد صاحب راولپنڈی کے خط سے یہ خبر معلوم ہوکر نہایت رنج اور افسوس ہوا کہ ان کے والد ماجد جناب مولوی علی احمد صاحب حقانی 20؍فروری کو ایک مدت مرض دق میں مبتلا رہ کر پروانہ عالم بقا ہوئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ آپ نہایت مخلص، پُر جوش اور قابل احمدی ہونے کے ساتھ ہی نہایت بلند پایہ کے شاعر بھی تھے۔ آپ کا کلام بڑا مؤثر اور دلپذیر ہوتا تھا۔ ہمیں اس حادثہ جانکاہ میں آپ کے تمام خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔‘‘

(الفضل 27؍فروری 1917ء صفحہ 2)

آپ کی وفات پر حضرت خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہرؔ سمیت جماعت کے دیگر بزرگان نے آپ کے متعلق نظمیں لکھیں۔

(الفضل 31؍مارچ 1917ء صفحہ 8۔ الفضل 10؍مارچ 1917ء صفحہ 7۔ فاروق 29؍مارچ 1917ء صفحہ 2)

آپ کی اولاد میں دو بیٹوں کا علم ہوا ہے۔ ایک بیٹے محترم چوہدری بشیر احمد صاحب حقانی (لاہور) تھے جن کو کچھ عرصہ تک بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعودؓ خدمت کی توفیق ملی۔ ان کا شعری کلام اور مضامین بھی جماعتی لٹریچر میں شائع شدہ ہے۔ مؤرخہ 8؍نومبر 1967ء کو وفات پائی۔ دوسرے بیٹے محترم ماسٹر نذیر احمد رحمانی صاحب (وفات: 8؍نومبر 1959ء) تھے جو تعلیم الاسلام ہائی سکول (قادیان و ربوہ) میں تیس سال تک تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ بہت علم دوست، سادہ طبیعت اور دعاؤں میں خاص شغف رکھنے والے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلَھُمۡ وَارۡحَمۡھُمۡ

انجینئر محمود مجیب اصغر۔سویڈن

گھوڑے پالنے کی تحریک اور کتاب الخیل کا قلمی نسخہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی دور اندیشی

گھوڑا بطور سواری

قرآن کریم میں پانچ چھ مقامات پر گھوڑوں کا ذکر آیا ہے لیکن سورۃ النحل آیت 9 میں خاص طور پر گھوڑے کے بطور سواری ذکر ملتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

1۔سورۃ البقرہ آیت 240 (اورکبانا)

2۔سورۃ آل عمران آیت 15 (والخیل المسومۃ)

3۔سورۃ الانفال آیت 61 (رباط الخیل)

4۔سورۃ النحل آیت 9 (والخیل)

اور اس نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو (بھی) تمہاری سواری کے لئے اور (نیز) زینت (وشان) کے لئے (پیدا کیا ہے) اور (آئندہ بھی) وہ (تمہارے لئے سواری کا مزید سامان) جسے تم (ابھی) نہیں جانتے پیدا کرے گا۔

(تفسیر صغیر صفحہ 430)

5۔سورۃ ص آیت 32 (الصفنت الجیاد)

6۔سورۃ الحشر آیت 7 (من خیل)

ایک جگہ لکھا ہے:

Humans began to domesticate horses about 6000 years ago in the grasslands of Ukraine. Overtimes, these domesticated horses bred with wild horses. Eventually they spread throughout Europe and Asia, and then the rest of the world. So, the horse is an important figure in the mythology and folklore of many cultures. (Uniguide)

یعنی گھوڑے پالنے کا رواج چھ ہزار سال پہلے یوکرین کے سبزہ زاروں سے شروع ہوا۔سالہا سال تک جنگلی گھوڑوں سے افزائش نسل کی جاتی رہی۔حتیٰ کہ گھوڑے سارے یورپ اور ایشیاء میں پھیل گئے اور پھر ساری دنیا میں۔کئی تہذیبوں میں گھوڑوں کی دیومالی روایات اور روایتی قصے پھیل گئے۔

عموماً ان گھوڑوں کو گھڑ سواری اور دیگر خصوصی مقاصد کے لئے الگ الگ نسلوں کے ملاپ سے پیدا کیا جاتا ہے۔دنیا میں اس وقت گھوڑوں کی تین سو سے زیادہ اقسام ہیں۔گھوڑے پر سواری نہ بھی کی جائے تو بھی گھوڑے کو بطور ساتھی سمجھ کر اس سے نفسیاتی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

گھوڑا عزم، برداشت، شجاعت، دفاع اور جہاد، سواری، خوبصورتی اور عظمت کی علامت سمجھا جاتا ہے۔انسان گھوڑوں سے بہت پیار کرتے ہیں اور گھوڑے کو آزادی کا یونیورسل نشان گردانتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:’’یہ ایک عجیب بات ہے کہ گھوڑے وہی کام کرتے ہیں جو سدھائے ہوئے اور تعلیم یافتہ ہوں۔آج کل گھوڑوں کی تعلیم و تربیت کا اسی انداز پر لحاظ رکھا جاتا ہے اور اسی طرح ان کو سدھایا سکھایا جاتا ہے جس طرح بچوں کو سکولوں میں خاص احتیاط اور اہتمام سے تعلیم دی جاتی ہے اگر ان کو تعلیم نہ دی جائے اور وہ سدھائے نہ جائیں تو وہ بالکل نکمے ہوں اور وہ بجائے مفید ہونے کے خوفناک اور مضر ثابت ہوں۔‘‘

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 3 صفحہ 199)

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک کشف

1868ء یا 1869ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا اور عالم کشف میں گھوڑوں پر سوار وہ بادشاہ دکھائے گئے جو آپ کی تصدیق کریں گے حضورؑ نے چار پانچ جگہ اس کا ذکر فرمایا ہے عربی تصنیف لجۃ النور میں بھی اس کا ذکر فرمایا جس کا اردو ترجمہ یہ ہے۔

’’میں نے ایک مبشر خواب میں مخلص مومنوں اور عادل اور نیکوکار بادشاہوں کی ایک جماعت دیکھی۔جن میں سے بعض اسی ملک (ہند) کے تھے اور بعض عرب کے۔بعض فارس کے اور بعض شام کے بعض روم کے اور بعض دوسرے بلاد کے تھے۔جن کو میں نہیں جانتا۔اس کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے اور تجھ پر ایمان لائیں گے اور تجھ پر درود بھیجیں گے اور تیرے لئے دعائیں کریں گے اور میں تجھے بہت برکتیں دوں گا۔یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور میں ان کو مخلصوں میں داخل کروں گا۔یہ وہ خواب ہے جو میں نے دیکھی اور وہ الہام ہے جو خدائے علام کی طرف سے مجھے ہوا۔‘‘

(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 11)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا رؤیا

1972ء میں چین کے سفیر نے ربوہ کا دورہ کیا اور آپ سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد آپ نے ایک ملاقات میں (جس میں مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں جو اب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد اور مفتی سلسلہ بھی ہیں شامل تھے) اپنی ایک رؤیا کا ذکر کیا کہ آپ گھوڑوں پر کئی مربیان کو چین بھجوا رہے ہیں۔

(کتابچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ صفحہ 28-29)

عالمی جنگ کا خطرہ اور گھوڑے پالنے کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اپنی خلافت کے آغاز سے آخر تک دنیا کو انذار فرماتے رہے کہ تیسری عالمگیر جنگ کا خطرہ نوع انسانی کے سر پر منڈلا رہا ہے۔

پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ عاجز سے (حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) نے ایک دفعہ فرمایا کہ:

ہمیں گھوڑے سے اس لئے محبت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے محبت تھی چنانچہ اس محبت اور اس خطرہ کے پیش نظر کہ آئندہ ایٹمی جنگ کے نتیجے میں تمام سامان رسل و رسائل معدوم ہو جائیں گے حضور نے جماعت کو گھوڑے پالنے کی تحریک فرمائی۔حضور نے فرمایا:

’’مجھے تو فکر ہے کہ جنگ اور ایٹمی لڑائی کے نتیجہ میں سب اسباب رسل و رسائل معدوم ہو جائیں گے اس لئے ابھی سے پاکستانیوں کو گھوڑوں میں دلچسپی لینی چاہئے تا کہ بوقت ضرورت سواری کا سامان میسر ہو۔‘‘

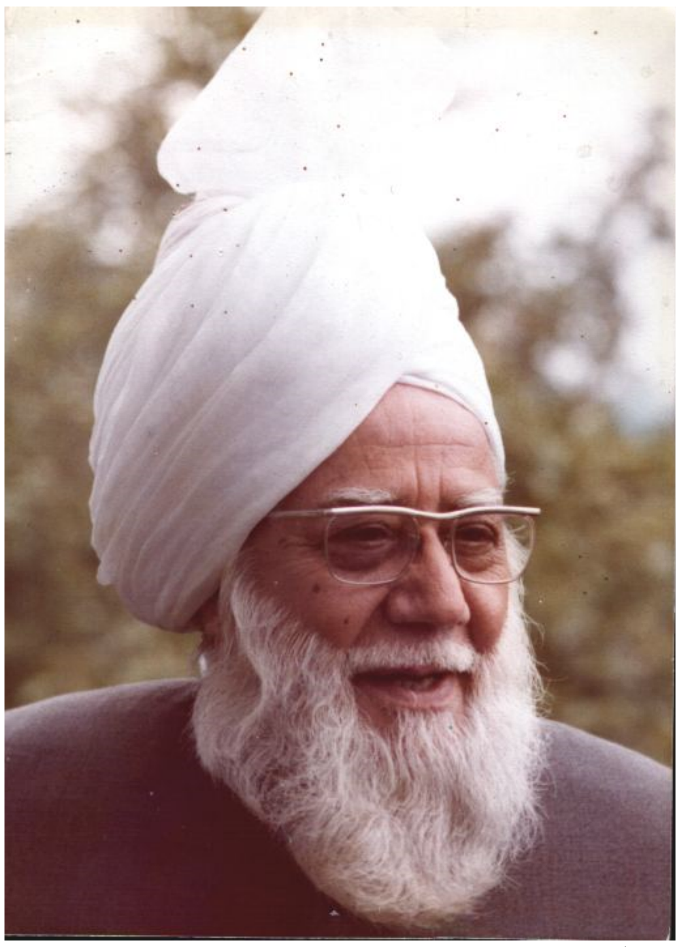

فرمایا:

’’میری سکیم یہ ہے کہ جماعتیں کم از کم دس ہزار گھوڑے پاک عرب نسل کے رکھیں اس سکیم کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے چند سال لگیں گے لیکن پاک عرب گھوڑوں کی نسل کی افزائش کا آغاز ہو چکا ہے۔

میرا ارادہ ہے کہ ربوہ میں بھی اور باہر کی جماعتوں میں بھی ایسے کلب جاری کروں جہاں گھوڑوں کی نگہداشت اور سواری وغیرہ کی تربیت دی جایا کرے۔

ایک شخص نے یہ اعتراض کیا ہے کہ خلیفۃ المسیح گھوڑوں کی طرف زیادہ توجہ دے رہے ہیں اور خود بھی گھوڑے پال رہے ہیں جب کہ گھوڑوں کی افزائش سے مذہب کا کوئی تعلق نہیں۔

فرمایا:

معترض نے مذہب اسلام کو سمجھے بغیر اعتراض کر دیا ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث صرف گھوڑوں کی افزائش، ان کی عادات کے مطالعہ اور ان کی نگہداشت کے بارہ میں ہیں۔میں نے ان احادیث کو اکٹھا کرنا شروع کیا ہے اور اس مجموعہ کا نام ’’کتاب الخیل‘‘ رکھا ہے اور یہ ایک ضخیم کتاب بنتی جا رہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گھوڑے کی پیشانی میں تمہارے لئے قیامت تک برکت رکھی گئی ہے۔کیا ایک بابرکت چیز کی نگہداشت مذہب کا حصہ نہیں ہے۔پھر قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ وہ بھی گھوڑوں سے پیار کرتے تھے اور اعلیٰ نسل کے گھوڑوں کی تلاش کرتے تھے۔چنانچہ فرمایا:

اِذْ عُرِضَ عَلَیۡہِ بِالۡعَشِیِّ الصّٰفِنٰتُ الۡجِیَادُ فَقَالَ اِنِّیۡۤ اَحۡبَبۡتُ حُبَّ الۡخَیۡرِ عَنۡ ذِکۡرِ رَبِّیۡ ۚ حَتّٰی تَوَارَتۡ بِالۡحِجَابِ

(ص: 32-33)

ترجمہ: (اور یاد کر) جب اس کے سامنے شام کے وقت اعلیٰ درجہ کے گھوڑے پیش کئے گئے تو اس نے کہا میں دنیا کی اچھی چیزوں سے اس لئے محبت رکھتا ہوں کہ وہ مجھے میرے رب کی یاد دلاتی ہیں۔یہاں تک کہ جب وہ گھوڑے اوٹ میں آگئے پھر آگے چل کر آتا ہے کہ

رُدُّوۡہَا عَلَیَّ ؕ فَطَفِقَ مَسۡحًۢا بِالسُّوۡقِ وَ الۡاَعۡنَاقِ

(ص: 34)

ترجمہ: (اس نے کہا) ان کو میری طرف واپس لاؤ (جب وہ آئے) تو وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں کو تھپکنے لگا یہاں حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھے ہر خوبصورت چیز اللہ کی یاد دلاتی ہے اور آپ نے ان گھوڑوں کو پیار کیا۔ تو کیا یہ قابل اعتراض بات ہے کہ خدا کا نبی گھوڑوں کو پیار کرتا پھرے؟ ہرگز نہیں۔ فرمایا

معترض خود اسلام سے واقف نہیں ہے اس لئے بلا سوچے سمجھے اس کے دل میں وساوس پیدا ہو گئے۔

میں نے کچھ کتب جو گھوڑوں کے متعلق ہیں انگلستان سے منگوائی ہیں۔ ان سب نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی عرب گھوڑوں کی افزائش پر منظم رنگ میں پہلی دفعہ توجہ فرمائی۔

یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پرورش کے متعلق اتنی بیش بہا معلومات ہم کو دی ہیں کہ کئی انگریزی کتب میں بھی اتنی تفصیل موجود نہیں ہے۔

ایک کتاب میں لکھا ہے کہ ایک عرب گھوڑا 900 میل تک بغیر پانی پئے چلتا چلا گیا۔

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 628-631)

چستی اور جفاکشی کا سبق

’’حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے گھوڑوں کی افزائش سے یہ نتیجہ نکالا کہ عربی النسل گھوڑوں کی خوراک کم ہونے سے ان میں چستی اور جفاکشی باقی گھوڑوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اس لئے انسان کو بھی کم خوری کی عادت ڈالنی چاہئے تا کہ وہ صحت مند اور چاک و چوبند رہ سکے۔‘‘

حضورؒ نے اس سلسلہ میں فرمایا:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمایا کرتے تھے کہ مومن کو کم کھانا چاہئے اور پرخوری سے بچنا چاہئے۔ اگر ہماری قوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہو جائے تو علاوہ اعلیٰ صحت کے ملک سے غذائی قلت بھی جاتی رہے گی اور عوام کو اکثر بیماریوں سے نجات بھی مل جائے گی۔

ہمارے احمدیوں کو پرخوری سے اجتناب کرنا چاہئے اور ملک میں ایسی تحریک شروع کرنی چاہئے کہ یہ بات عوام کے ذہن نشین کرائی جائے کہ زیادہ کھانے سے نقصان ہی ہوتا ہے اپنی صحت کا بھی اور قومی معیشت کا بھی۔

کم کھانے سے بدن میں چستی اور جفاکشی کی عادت پیدا ہوتی ہے چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ عربی النسل گھوڑوں کی خوراک دوسرے گھوڑوں کی نسبت بہت ہی کم ہے لیکن ان میں چستی اور جفاکشی دوسرے گھوڑوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔‘‘

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 631)

آنحضرتؐ کے گھوڑے اور ان کے نام

سیرت نبوی کے مصنفین نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی سات گھوڑے، چھ خچر، دو گدھے اور سواری کے قابل تین اونٹ تھے۔

گھوڑوں کے نام یہ لکھے ہوئے ہیں:

السکب

المرتجز

اللحیف

اللزاز۔ سلطان مقوقس نے ہدیہ بھیجا تھا

الظرف

الورد

سبحہ

کہا جاتا ہے ایک اور گھوڑا بھی تھا جس کا نام یعسوب تھا۔

(بحوالہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تالیف محمد رضا قاہرہ ترجمہ مولوی محمد عادل قدوس صفحہ 765-766)

سنت نبوی کی پیروی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی اپنے گھوڑوں کے نام رکھے ہوئے تھے: ورد، نسیم بخت، لبنیٰ وغیرہ۔

اللہ داد صاحب سائیس کا بیان ہے کہ حضورؒ کو ان گھوڑوں سے اور گھوڑوں کو آپ سے بہت پیار تھا جب آپ اصطبل میں داخل ہوتے سب جانور دروازے پر آکر کھڑے ہو جاتے۔ آپ انہیں پیار کرتے اور اپنے ہاتھ سے چارہ ڈالتے۔

(حیات ناصر جلد اول صفحہ 632)

شہدائے برکینا فاسو کی زبان سے

یہ کس نے ہم سے لہو کا حساب مانگا ہے
جو ہم خوشی سے دیں ایسا جواب مانگا ہے

شہید ہو کے مسیح محمدیؐ کے لیے
خدا سے ہم نے شہادت کا باب مانگا ہے

وہ سر پھرے جو ڈراتے ہیں اپنی طاقت سے
انہوں نے قہر الٰہی، عتاب مانگا ہے

ہماری جان امانت ہے احمدیت کی
سو ہم نے پیش کیا جب شباب مانگا ہے

نہ زندگی کبھی مانگیں گے بھیک میں تم سے
خدائے پاک سے اجر و ثواب مانگا ہے

ہمیں نہ دنیا سے الفت نہ کوئی دلچسپی
شہید بھائیوں کو ہم رکاب مانگا ہے

رضائے یار کی خوشبو سے جو معطر ہو
مرے خدایا فقط وہ گلاب مانگا ہے

تمہاری سوچ پر شیطان چونکہ قابض ہے
سو تم نے اس سے ہی خانہ خراب مانگا ہے

ہمارا پیارا خزانہ، خدا ہمارا ہے
اسی کی ذات کو عزّت مآب مانگا ہے

ہمیں رہی نہیں الفت تمہاری دنیا سے
تبھی تو زیست سے عامرؔ حجاب مانگا ہے

عامر حسنی۔ ملائیشیا

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب ..... از صفحہ 13

7- مکرم چوہدری محمد انور صاحب ابن مکرم نور محمد صاحب (سسکاٹون)

23؍ نومبر 2022ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم نے صدر جماعت سسکاٹون کے علاوہ مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، غریب پرور، مہمان نواز، مرکزی مہمانوں سے نہایت محبت اور اخلاص سے پیش آنے والے، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

8- مکرمہ قدسیہ فردوس صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عطاء اللہ مہر صاحب (ملتان)

9؍ جنوری 2023ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ مکرم حکیم مہر دین صاحب درویش قادیان کی پوتی تھیں۔ خان پور میں صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے تین حج اور متعدد عمرے کرنے کی سعادت پائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند اور باقاعدگی سے چندے ادا کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

9- مکرم ملک عطاء اللہ صاحب (جرمنی)

20؍ دسمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک مخلص اور خاموش طبع انسان تھے۔ آپ کا نظامِ جماعت سے بہت اچھا تعلق تھا اور عہدیداروں سے رابطہ میں رہتے تھے۔ باقاعدگی سے چندہ جات ادا کرتے تھے۔ وفات سے قبل پورے سال کا چندہ ادا کر دیا تھا۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

10- عزیزہ لائبہ خان (جرمنی)

19؍ نومبر 2022ء کو 16 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ عزیزہ شوق سے حضور انور کی خدمت میں باقاعدگی سے خط لکھتی تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں بھی حصہ لیتی اور اگر کسی وجہ سے فیملی شامل نہ ہوتی تو ناراض ہوتیں کہ کیوں جماعتی پروگرام میں شامل نہیں ہوئے۔ نظمیں سننے کا بہت شوق تھا اور خود بھی خوش الحانی سے نظمیں پڑھتی تھیں۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی اور ایک بہن شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

حنیف محمود کے قلم سے

آداب معاشرت

نیک مجالس کی فوقیت اور اس کے آداب

قسط 10

ان مجالس میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے، دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہوجاؤ۔ (التوبہ: 119)

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: آخری زمانہ میں لوگ مساجد میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے۔ إِمَامُهُمُ الدُّنْيَا ان کا امام دنیا ہوگی۔ پس تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو، اللہ کو ان کے بیٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(المعجم الكبير، بَاب أَحَادِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ)

آپؐ فرماتے ہیں: اَلْمَجَالِسُ ثَلَاثَةٌ غَانِمٌ، وَسَالِمٌ، وَشَاجِبٌ۔ مجالس کی تین اقسام ہیں۔ جن میں شامل ہونے والا ایک گروہ غَانِم، کامیاب اور فائدہ اٹھانے والا ہے، اور دوسرا سَالم نہ فائدہ اٹھانے والا اور نہ نقصان میں مبتلا ہونے والا اور تیسرا گروہ شَاجِب ہے جو ہلاک ہونے والا ہے۔ سو غَانِم کامیاب اور فائدہ اٹھانے والا وہ گروہ ہے جو اپنی مجالس میں کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرے اور سَالم نہ فائدہ اور نہ نقصان اٹھانے والا وہ گروہ ہے جو خاموش رہے اور کسی کے خلاف بات نہ کرے اور تیسرا شَاجِب ہلاک ہونے والا وہ گروہ ہے جس کے اقوال و اعمال دونوں خدا تعالیٰ کی معصیت سے پُر ہوں۔

(إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة 6/ 375)

کسی نے ایک دفعہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پوچھا کہ بہترین ہم نشیں کون ہیں؟ کن لوگوں کی مجلس میں ہم بیٹھیں؟ اس پر آپؐ نے فرمایا ان لوگوں کی مجلس میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (مسند أبي يعلى الموصلي، أَوَّلُ مُسْنَدِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رقم الحديث: 2408) آپؐ فرماتے ہیں کہ وہ مجلس جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا گیا نہ شرکائے مجلس میں سے کسی نے اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود بھیجا، وہ مجلس اللہ کے عذاب کی مستحق ہو گی۔ اب یہ اس کی مرضی ہے چاہے عذاب میں مبتلا کر دے اور چاہے معاف فرمادے۔

(سنن الترمذی، كتاب الدعوات عن رسول الله، ما جاء في القوم يجلسون)

بعض صحابہؓ کا دستور تھا کہ وہ باقاعدہ ذکر الٰہی کی مجالس کا قیام کیا کرتے تھے اور دوسروں کو کہتے کہ آؤ ہم چند گھڑیاں اپنے رب پر ایمان کی باتیں کریں۔ (مسند أحمد، كتاب باقي مسند المكثرين) آپؐ فرماتے ہیں: اللہ کے چند فرشتے ہیں جو رستوں میں گھومتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں۔ جب وہ کسی قوم کو ذکر الٰہی میں مشغول پاتے ہیں تو وہ فرشتے ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں، آؤ! ہمیں اپنا مقصود مل گیا ہے اور پھر وہ ان ذکر الٰہی کرنے والوں کو اپنے پروں سے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں اور ایسے لوگوں میں اگر کوئی راہ گزر بھی آ کر بیٹھ جائے تو اسے بخش دیا جاتا ہے کیونکہ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والے بھی اجر سے محروم نہیں رہتے۔

(صحيح البخاری، كتاب الدعوات، فضل ذكر الله)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ایسی ہی ہے جیسے زندہ اور مردہ کی۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ذکر اللہ کس قدر اہم اور ضروری ہے۔‘‘

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجالس کے آداب کے سلسلہ میں احادیث مبارکہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جب کوئی قوم مسجد میں کتاب اللہ کی تلاوت اور باہم درس و تدریس کے لئے بیٹھی ہو تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے۔ رحمت باری ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے جِلَو (سایہ) میں لے لیتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہاں ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ اپنی اس مجلس کو قیامت کے روز حسرت سے دیکھیں گے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 16/جولائی 2004ء)

بقیہ: احمدیہ گزٹ کینیڈا...... از صفحہ 12

کینیڈا نے اس تقریب کے لئے خصوصی پیغام ارسال فرمایا جسے مکرم حافظ مجیب احمد صاحب نائب مدیر گزٹ نے پڑھ کر سُنایا۔

تقریب تقسیم انعامات

مہمان مقررین کے بعد مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب ایڈیٹر گزٹ نے مضمون نگاری کے مقابلہ جات کے بارہ میں ایک مختصر رپورٹ اور انعام پانے والوں کے نام پڑھ کرسنائے۔ انعامات حاصل کرنے والے مرد حضرات کو محترم امیر صاحب کینیڈا نے انعامات سے نوازا۔ جب کہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے خواتین میں انعامات تقسیم کئے۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت کا خطاب

بعد ازاں مکرم شیخ عبدالودود صاحب نیشنل سیکرٹری اشاعت نے خطاب کیا جس میں آپ نے احمدیہ گزٹ کینیڈا کی طباعت، اشاعت اورترسیل کے علاوہ اس کی اہمیت اور افادیت پر وضاحت کی۔

اختتامی خطاب

مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اختتامی خطاب میں احمدیہ گزٹ کینیڈا کو پچاس سال مکمل کرنے پر دلی مبارکبا ددی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں مستقبل میں گزٹ کو مطالعہ کے لئے فعال اور دلچسپ بنانے کی طرف توجہ دلوائی۔ اور اس کے روشن اور تابناک مستقبل کی امید کا اظہار فرمایا۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء

اظہارِ تشکر

آخر پر مکرم مبشر احمد خالد صاحب مینیجر احمدیہ گزٹ کینیڈا نے ان احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے دن رات ایک کر کے گزٹ کی جوبلی کی تقریب کو کامیاب بنانے میں انتھک محنت کی۔ آپ نے خاص طور پر مکرم نصیر احمد خاں صاحب نیشنل سیکرٹری ضیافت، مکرم عزیز اللہ چوہدری صاحب لوکل امیر پیس ویلج، مکرم احسان چیمہ صاحب اور ان کی ٹیمیں اور جامعہ احمدیہ کینیڈا کے طلبا، دیگر تمام رضا کاروں کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

اختتامی دعا

اظہارِ تشکر کے بعد مکرم امیر صاحب کینیڈا نے اختتامی دعا کرائی اور یہ پچاس سالہ گزٹ کی تقریب بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ

دعا کے بعد احباب وخواتین کی خدمت میں پر تکلف عشائیہ اور کشمیری چائے پیش کی گئی۔

خصوصی تشکر

گزٹ کی پچاس سالہ جوبلی کی مختصر روئیداد کے بعد ہم دل کی گہرائیوں سے صاحبزادی امۃ الجمیل سلمہا اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں اور ممنون احسان بھی کہ موسم سرما کی خرابی کے باوجود اس تقریب میں تشریف لائیں۔

یہاں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ گزٹ نے کئی ماہ پندرہ روزہ، ہفت روزہ اور بعض دفعہ سہ روزہ میٹنگ کیں اور ہر قدم پر غیر معمولی وقت صرف کیا اور اپنے وسیع تجربے کی روشنی میں ادارہ کی رہنمائی کی۔ نیز ادارہ کے تمام اراکین نے انتھک محنت کی جو قابلِ ستائش ہے۔

مکرم عثمان شاہد صاحب سابق ایڈیٹر احمدیہ گزٹ نے بڑی محنت سے تاریخی، معلوماتی اور دستاویزی ویڈیو تیار کی۔ موجودہ ادارہ کے 35 سال پرانے رکن مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب نے پچاس سال پرانے دوستوں کا کھوج لگایا اور ادارہ کے تمام اراکین کے نام، فون نمبر اور ای میل پتہ جات تلاش کئے اور ان کی فہرست تیار کی تا کہ انہیں دعوت نامے ارسال کئے جاسکیں۔ امر واقع ہے کہ یہ انتہائی مشکل کام تھا۔ اسی طرح پرانی، تاریخی اور یادگاری تصاویر وغیرہ بھی ویڈیو کی تیاری کے لئے فراہم کیں۔

مکرم مبشر احمد خالد صاحب کی گراں قدر اور مسلسل کوششوں کے نتیجہ میں تمام انتظامات بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئے۔ ہر قدم پر گزٹ کے اراکین کی معاونت بھی فرمائی اور اپنے تجربہ کی بناء پر راہنمائی بھی فرماتے رہے۔

اسی طرح خاص طور پر مکرم شفیق اللہ صاحب مدیر معاون نے اپنا کام کاج چھوڑ کر، شدید سردی اور برف باری کے باوجود سینکڑوں گھنٹے اس تقریب کی تیاری میں صرف کئے اور ہال کی زیبائش و آرائش اور اس کے جملہ انتظامات کو کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات، ارشادات اور جملہ توقعات کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے ترجمان گزٹ کو تعلیمی، تربیتی اور تبلیغی امور میں بہترین خدمات بجالانے کی توفیق دے اور ادارہ کی مساعی میں برکت ڈالے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین

بشریٰ نذیر آفتاب۔سسکاٹون، کینیڈا

فضل خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب خیر گزرے

رمضان المبارک میں داخلے کے حوالہ سے ایک تحریر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دختر نیک اختر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا اس شعر کے بارے میں فرماتی ہیں:

مندرجہ ذیل شعر میرے میاں نواب صاحب مرحوم کی فرمائش پر ان کے کیلنڈر پر لکھنے کے لئے جن کو وہ ہمیشہ نئے سال کے کیلنڈر کے سر ورق پر لکھتے تھے۔

فضل خدا کا سایہ ہم پر رہے ہمیشہ
ہر دن چڑھے مبارک ہر شب خیر گزرے

سال نو کے آغاز کے ساتھ ہی جہاں اور بہت سے پیغامات ہمیں اپنے دوست احباب، عزیز و اقارب اور پیاروں سے موصول ہوتے ہیں وہاں حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا کا یہ شعر جو میرے مضمون کا عنوان ہے نئے سال کی مبارکبادی کے طور پر کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔اگر اس شعر کی گہرائی وگیرائی میں ڈوب کر دیکھا جائے تو یہ ایک مکمل دعا ہے۔جس کے اوپر خدا کے فضل کا سایہ ہو وہ بھی ایک دو دن کے لیے نہیں، بلکہ ہمیشہ ہمیش کے لیے اور جس کا ہر دن مبارک اور ہر رات بخیر گزرے، اسے اور کیا چاہئے ! ایسے شخص کی تو دنیا اور آخرت دونوں ہی سنور گئیں۔ خدا کے فضل کا سایہ کیسے حاصل کیا جائے ؟ وہ کون سے گر ہیں جن کو اختیار کر کے خالق کائنات کے فضلوں کے سائے تلے آیا جاسکتا ہے اس کے بارے میں مسیح موعود علیہ السلام کا بیان فرمودہ یہ نسخہ بہت ہی کارآمد ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے جو شخص اُس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے۔وہ اُس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اُس سے ظاہر کرتا ہے۔اُس کی طرف صدق دل سے قدم اُٹھانے والا ہر گز ضائع نہیں ہوتا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 16)

اسلام نے ہمیں نیا سال منانے کا حقیقی طریق سکھایا ہے جو دوسرے مذاہب سے بالکل جدا ہے۔ چنانچہ ایک مومن یہ دعا کرتے ہوئے نئے مہینے یا نئے سال میں داخل ہوتا ہے کہ: اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَرِضْوَانٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ، وَجِوَارٍ مِنَ الشَّيْطَانِ

(الطبرانی المعجم الاوسط)

ترجمہ: اے اللہ !اس (نئے مہینے یا نئے سال) کو ہمارے اوپر امن و ایمان، سلامتی و اسلام اور اپنی رضامندی، نیز شیطان سے پناہ کے ساتھ داخل فرما۔

پس نیا سال ہو یا نیا مہینہ یا نیا دن ایک مومن ہمیشہ اللہ کے فضل کا طالب ہوتا ہے۔ اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے کے تمام طریق قرآن کریم اور انسان کامل ﷺ کے ذریعہ ہمیں سکھا دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ۘ يَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيۡعُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرۡحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ

(التوبہ:71)

مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں اور نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن پر اللہ ضرور رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

’’اس آیت میں، جیسا کہ ترجمہ سے سب نے سن لیا، مومن مردوں اور مومن عورتوں کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خوبصورت نشانیاں یا صفات جس گروہ یا جماعت میں پیدا ہو جائیں وہ حقیقی ایمان لانے والوں اور ایمان لانے والیوں کی جماعت ہے۔ جیسا کہ ہم نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنین کی جماعت کی سات خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ پہلی خصوصیت یہ کہ ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ ایسے محبت کرنے والے ہوتے ہیں جو ہر وقت ایک دوسرے کی مدد پر کمر بستہ ہوں۔ دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ وہ اچھی باتوں کا حکم دیتے ہیں، نیکیوں کا پرچار کرنے والے ہیں۔ جہاں وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے خیر چاہتے ہیں، دوسروں کے لئے بھی خیر چاہنے والے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نیکیاں قائم کر کے اور پیار اور محبت قائم کر کے ایک ایسی جماعت بنا دیں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر سچے دل سے عمل کرنے والی ہو۔

تیسری بات یہ بیان فرمائی کہ بری باتوں سے روکتے ہیں۔ ہر ایسی بات جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نفی ہوتی ہے اس سے روکتے ہیں۔ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنے والے ہیں۔ ظالم کو ظلم سے روکنے والے ہیں اور مظلوم کی دادرسی اور مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اس کے لئے اگر قربانی بھی کرنی پڑے تو اس سے بھی دریغ نہیں کرتے تا کہ امن، سلامتی، محبت پیار اور بھائی چارے کی فضا قائم ہو۔

اور چوتھی بات یہ بیان فرمائی کہ نماز قائم کرتے ہیں۔ نماز جو کہ دین کا ستون ہے جس کے بارے میں حکم ہے کہ اس کا خاص خیال رکھو ورنہ مومن ہونے کا دعویٰ بے معنی ہے۔۔۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز کو سنوار کر پڑھنا، وقت پر پڑھنا، جماعت کے ساتھ پڑھنا، یہ ایک مومن کی خصوصیات ہیں اور ہونی چاہئیں۔۔۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کی یہ خصوصیات اس خدا نے بیان کی ہیں جو بہت حکمت والا اور کامل غلبہ والا ہے۔ پس اس حکیم اور عزیز خدا سے تعلق جوڑ کر اور اس کے حکموں پر عمل کر کے ہمارے اندر بھی حکمت اور دانائی پیدا ہو گی تبھی ہمارے اندر اس حکمت کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے سے پیدا ہوئی یا ہو گی، جماعتی مضبوطی، انصاف اور عدل قائم ہو گا۔ اس حکمت کی وجہ سے من حیث الجماعت ہمارے اندر سے جہالت کا خاتمہ ہو گا اور ہم عقل اور حکمت سے چلتے ہوئے جہاں اپنے آپ کو مضبوط کرتے چلے جائیں گے، آپس میں محبت اور بھائی چارے کو بڑھانے والے بنیں گے، وہاں اس پُر حکمت پیغام کو، اُس پیغام کو جو خدائے واحد و یگانہ کا فہم و ادراک حاصل کروانے والا پیغام ہے، اس پیغام کو جسے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور امام الزمان کو دنیا میں ہر بشر تک پہنچانے کے لئے بھیجا ہے اس مسیح و مہدی کی غلامی میں دنیا میں اس پیغام کو ہم پھیلانے والے بنیں گے اور پھر نتیجتاً اس غلبہ کو دیکھنے والے بنیں گے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔ اپنے اندر یہ خصوصیات پیدا کر کے ہم اُن انعامات کے وارث بنیں گے جن کا خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 9/نومبر 2007ء)

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جہاں انسان کے بود و باش میں روز بروز جدت آرہی ہے وہاں طرح طرح کے رسم و رواج، مختلف کلچرز اور تمدن میں نئے نئے تہوار جنم لے رہے ہیں جن کی نقل کرنے والے جہاں اخلاقی حدود و قیود سے عاری ہو رہے ہیں وہاں ان بد رسومات کی وجہ سے اپنے پیدا کرنے والے اور اپنے مذہب سے بھی کوسوں دور جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب ہدایت میں فرماتا ہے:

وَلَا تُؤۡمِنُوۡۤا اِلَّا لِمَنۡ تَبِعَ دِيۡنَكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنۡ يُّؤۡتٰٓى اَحَدٌ مِّثۡلَ مَاۤ اُوۡتِيۡتُمۡ اَوۡ يُحَآجُّوۡكُمۡ عِنۡدَ رَبِّكُمۡ ؕ قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ

(النساء: 74)

اور کسی کی بات پر ایمان نہ لاؤ سوائے اس کے جو تمہارے دین کی پیروی کرے۔ تُو کہہ دے کہ یقیناً ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے۔ یہ (ضروری نہیں) کہ کسی کو وہی کچھ دیا جائے جیسا تمہیں دیا گیا یا (اگر نہ دیا جائے تو گویا اُن کا حق ہو جائے گا کہ) وہ تمہارے ربّ کے حضور تم سے جھگڑا کریں۔ تُو کہہ دے یقیناً فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ اسے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بہت وسعت بخشنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

يَّخۡتَصُّ بِرَحۡمَتِهٖ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ

(اٰل عمرٰن:75)

وہ اپنی رحمت کے لئے جس کو چاہے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر بے شمار احسانات ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ اللہ کے احکامات کی بجا آوری کے نتیجے میں اس کی طرف سے ہونے والے فضلوں کو انسان سمیٹ نہیں سکتا۔ جب بندۂ مومن خدا کے فضلوں کی موسلادھار بارش اپنے اور اپنے اہل خانہ پر دیکھتا ہے تو شکر گذاری کے طور پر پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر اور شکر میں مشغول ہو جاتا ہے تب اس کا مالک حقیقی وَاِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ (ابراہیم:8) اور جب تمہارے ربّ نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔ کے مصداق اُسے مزید نوازتا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ کے افضال کا ایک لا متناہی سلسلہ ایسے مومنوں کے لیے شروع ہو جاتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فرماتے ہیں: ’’اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22)

اللہ تعالیٰ کی معرفت، گناہوں سے نجات، نیکیوں کی توفیق اور دعا کے معیار کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اصل حقیقت یہ ہے کہ کوئی انسان نہ تو واقعی طور پر گناہ سے نجات پا سکتا ہے اور نہ سچے طور پر خدا سے محبت کر سکتا ہے اور نہ جیسا کہ حق ہے اس سے ڈر سکتا ہے جب تک کہ اُسی کے فضل اور کرم سے اُس کی معرفت حاصل نہ ہو اور اس سے طاقت نہ ملے اور یہ بات نہایت ہی ظاہر ہے کہ ہر ایک خوف اور محبت معرفت سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کی تمام چیزیں جن سے انسان دل لگاتا ہے اور اُن سے محبت کرتا ہے یا اُن سے ڈرتا ہے اور دُور بھاگتا ہے۔ یہ سب حالات انسان کے دل کے اندر معرفت کے بعد ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ معرفت حاصل نہیں ہوسکتی جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور نہ مفید ہوسکتی ہے جب تک خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور فضل کے ذریعہ سے معرفت آتی ہے۔ تب معرفت کے ذریعہ سے حق بینی اور حق جوئی کا ایک دروازہ کھلتا ہے اور پھر بار بار دَورِ فضل سے ہی وہ دروازہ کھلا رہتا ہے اور بند نہیں ہوتا۔ غرض معرفت فضل کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے اور پھر فضل کے ذریعہ سے ہی باقی رہتی ہے۔ فضل معرفت کو نہایت مصفّٰی اور روشن کر دیتا ہے اور حجابوں کو درمیان سے اٹھا دیتا ہے اور نفس امّارہ کے لئے گرد و غبار کو دور کر دیتا ہے اور رُوح کو قوت اور زندگی بخشتا ہے اور نفسِ امّارہ کو امارگی کے زندان سے نکالتا ہے اور بدخواہشوں کی پلیدی سے پاک کرتا ہے اور نفسانی جذبات کے تُند سیلاب سے باہر لاتا ہے۔ تب انسان میں ایک تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور وہ بھی گندی زندگی سے طبعاً بیزار ہو جاتا ہے کہ بعد اس کے پہلی حرکت جو فضل کے ذریعہ سے رُوح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دُعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔‘‘

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 221-222)

ایک اور موقع پر فرمایا: ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، ایمان، عبادت، طہارت سب کچھ آسمان سے آتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو دُور کر دے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 213-214)

آج کی مادہ پرست دنیا میں جہاں ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے آفات، شدائد و مصائب، بے حیائیاں اور برائیاں ایک خوفناک اژدھے کی طرح منہ کھولے کھڑی ہیں۔ اسلام کے اس دور آخرین میں اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم اور ہماری آئندہ آنے والی نسلیں اللہ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے اس کے سائے تلے پروان چڑھیں اور اپنے ہر دن کو مبارک اور ہر شب کو خیر کا باعث بنانے والی ہوں تو پھر مسیح محمدیؐ کے ساتھ اور آپ کے خلفائے عظام کی بیعت اور اطاعت میں رہتے ہوئے زندگیاں گزارنی ہوں گی۔

حضور علیہ السلام اس بارے میں مزید فرماتے ہیں:

’’اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خدا شناسی اور خدا رسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل و کرم سے اس نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تا مَیں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے خبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 5)

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں: ’’خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 30/ دسمبر 2016ء میں فرماتے ہیں:

’’ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود اور مہدی معہود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمارے سامنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعلیم کا نچوڑ یا خلاصہ نکال کر رکھ دیا اور ہمیں کہا کہ تم اس معیار کو سامنے رکھو تو تمہیں پتا چلے گا کہ تم نے اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کیا ہے یا پورا کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ اس معیار کو سامنے رکھو گے تو صحیح مومن بن سکتے ہو۔ یہ شرائط ہیں ان پہ چلو گے تو صحیح طور پر اپنے ایمان کو پرکھ سکتے ہو۔ ہر احمدی سے آپ نے عہد بیعت لیا اور اس عہد بیعت میں شرائط بیعت ہمارے سامنے رکھ کر لائحہ عمل ہمیں دے دیا جس پر عمل اور اس عمل کا ہر روز ہر ہفتے ہر مہینے اور ہر سال ایک جائزہ لینے کی ہر احمدی سے امید اور توقع بھی کی۔

پس ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے اور اگر ہم بھی ظاہری مبارکبادوں اور دنیاداری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلا رہا تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں۔ وہ عہد جو ہم سے یہ سوال کرتا ہے کہ کیا ہم نے شرک نہ کرنے کے عہد کو پورا کیا۔ بتوں اور سورج چاند کو پوجنے کا شرک نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ شرک جو اعمال میں ریاء اور دکھاوے کا شرک ہے۔ وہ شرک جو مخفی خواہشات میں مبتلا ہونے کا شرک ہے۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 800-801۔ حدیث محمود بن لبید حدیث نمبر 24036۔ عالم الکتب بیروت 1998ء)

(روز نامہ الفضل آن لائن 6/ جنوری 2017ء)

اللہ کرے کہ ہر نیا آنے والا سال جہاں ہمارے لیے اُس کے فضلوں کے در کھولے وہیں ہمیں کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازتے ہوئے کامیاب مومن بنادے۔ آمین۔ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ الَّذِیۡنَ ھُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ۔ وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ۔ وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ لِاَمٰنٰتِہِمۡ وَعَہۡدِہِمۡ رٰعُوۡنَ۔ وَالَّذِیۡنَ ھُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ۔

(المؤمنون: 2,3,4,9,10)

یقیناً مومن کامیاب ہوگئے۔ وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ اور وہ جو لغو سے اِعراض کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی نگرانی کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔

بقیہ: آؤ! اُردو سیکھیں..... از صفحہ 10

انس باللہ: اللہ تعالیٰ سے محبت۔

خشوع اور خضوع: عاجزی، انکساری، خدا تعالیٰ کے حضور کثرت سے رو رو کر دعا کرنا۔

کثیر الوجود: بہت بڑی تعداد میں

مویدمن اللہ: اللہ تعالیٰ کی مدد پانے والا، تائید یافتہ۔

متعلقین: تعلق والے، ایمان لانے والے۔

وارد ہونا: ملنا، عطا ہونا، نازل ہونا۔

قبل از وقوع: ایک واقعہ یا کام ہونے سے پہلے۔ in advance

مخاطبات اور مکالمات: رویا، کشوف، الہامات وغیرہ۔

حضرت احدیت: اللہ تعالیٰ۔

صحت اور منجانب اللہ ہونا: سچ ہونا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا۔ Valid and from Allah almighty

قطعی اور یقینی حجت: a valid and undeniable argument

عاطف وقاص۔ٹورنٹو کینیڈا

آؤ! اُردو سیکھیں

سبق نمبر 78

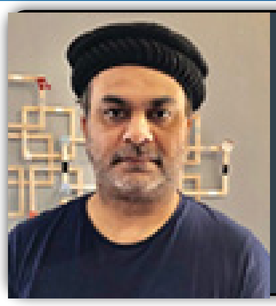

مرکب صفات
Compound adjectives

اس موضوع پر تفصیلی بحث اس سبق میں بھی جاری رہے گی۔ گزشتہ سبق میں ہم نے (جُو) کے لاحقے سے بننے والی مرکب صفات تک بات کی تھی۔ آج کے مضمون کا آغاز جس لاحقے سے ہوگا وہ ہے بین۔ مرکب صفات کی طرف جانے سے قبل یہ وضاحت نافع ہوگی کہ بعض متعلق فعل یعنی adverbs میں بھی بین استعمال ہوتا ہے مگر اس کا تعلق لفظ بیننا سے ہوتا ہے جیسے چھان بین کرنا وغیرہ۔

بین یا بیں: یعنی جب بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے تو جزو اول کے مفہوم سے مل کر دیکھنے والا، یا درکھانے والا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

جیسے ظاہر بین یعنی جسے حقیقی علم نہ ہو، اصلیت سے بے خبر ہو، عمومی رنگ میں چیزوں کو دیکھنے والا، تفصیلی حقائق، تعبیر و تاویل کے بغیر۔ دور بین یعنی دُور تک پہنچنے والی، دور کی چیز دیکھنے والی، دُور رَس آئندہ نتیجوں پر نظر رکھنے والا، دُور اندیش، صاحب بصیرت۔ اس کے علاوہ دور بین اور خورد بین دو آلے بھی ہیں دور بین سے ستاروں، سیاروں وغیرہ کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اس کے علاوہ دور کی چیزیں دیکھنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اسے انگریزی میں telescope کہتے ہیں۔ خورد بین بھی ایک آلہ ہے جو انتہائی باریک چیزوں کو دیکھنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اسے انگریزی میں microscope کہتے ہیں۔ باریک بین یعنی جو اشیاء کا یا معاملات کا انتہائی تفصیلی مشاہدہ کرتا ہو۔ جس کی نظر سے معمولی سے معمولی چیز بھی پوشیدہ نہ رہتی ہو۔

نشین: مرکبات میں بطور لاحقہ استعمال ہوتا ہے اس کے معنی ہیں بیٹھنے والا۔ اس سے مل کر بننے والی صفات دیکھتے ہیں۔

خاک نشیں بظاہر اس کے معنی ہیں مٹی میں بیٹھنے والا یا ملا ہوا لیکن یہ ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو بہت عاجزی و انکساری کی زندگی گزارتا ہو اور انسانوں کے لئے ایک بہترین میزبان اور خادم ہو humble/ hospitable/ absorbed in passion۔ گدی نشیں یعنی کسی ایسی مخصوص نشست پر بیٹھنے والا جو نسلوں سے اور برسوں سے لوگوں میں معزز سمجھی جاتی ہو۔ ایسا اعزاز جائز بھی ہوتا ہے اور توہماتی بھی۔ زیادہ تر گدی نشینی کا تعلق شخصیت پرستی کی برائی سے ہے جو کم تعلیم یافتہ اور غیر ترقی یافتہ معاشروں میں بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ جیسے اکثر ترقی پذیر ممالک میں لوگوں کو حکمرانی یا سرداری کے لئے ان کی صلاحیتوں یا کامیابیوں کو مد نظر رکھ کر نہیں چنا جاتا بلکہ سب سے زیادہ جو طاقت یہاں کام کرتی ہے وہ ہے شخصیت پرستی۔ ایک کے بعد ایک شخص نسل در نسل گدی نشین ہوتا جاتا ہے successor/ keeper of a saint,tomb,king's seat۔ پردہ نشیں یعنی پردہ میں رہنے والی عورت veiled/ observer of purdah۔ گوشہ نشیں یعنی عام معاشرتی سرگرمیوں اور کاروباروں سے دور رہ کر خدا تعالیٰ کی عبادت، علمی تحقیقات، تالیفات، تصنیفات وغیرہ کرنے والا recluse۔ ذہن نشین یعنی یادداشت میں محفوظ ہوجانا یا کرلینا impressed/memorized۔

رُبا: اس کے معنی ہیں لبھانے والا، اپنی طرف کھینچنے والا۔ اب اس لاحقے کے ساتھ مل کر بننے والی مرکب صفات میں سے چند پر غور کرتے ہیں۔

دِل رُبا جیسا کہ الفاظ سے واضح ہو رہا ہے اس کے معنی ہیں دل کو لبھانے والی شے، بات یا شخص۔ Appealing/ seducing / convincing، آہن رُبا یہاں پہلے لفظ کے معنی ہیں لوہا پس اس کے معنی ہوئے لوہے کو اپنی طرف کشش کرنے والی شے یعنی مقناطیس magnet۔ ہوش ربا یعنی ایسا منظر، اداکاری، فنکارانہ کام جو انسان کو اس میں پوری طرح محو ہوجانے یعنی انتہائی دلچسپی لینے پر مجبور کردے۔ عام طور پر ہم بہت کچھ دیکھتے، پڑھتے، سنتے ہیں مگر آدھے دل سے یا بس وقت گزارنے کے لئے لیکن اعلیٰ ہنر، فن، مہارت وغیرہ ہم پر گویا جادو کر دیتے ہیں اور ہم اپنے شعور کو مکمل طور پر اسے سمجھنے، دیکھنے اور لطف اٹھانے میں مصروف ہونے دیتے ہیں گویا وہ ہمارے ہوش ہم سے چھین لیتا ہے۔

چیں: یعنی چننے والا اس کے ایک معنی سلوٹ یا بل کے بھی ہیں جیسے ماتھے پر بل پڑنا یعنی ناراض ہونا۔ یا گفتگو میں سے خاص باتیں جیسے کسی کے عیبوں کو نمایاں کرتے چلے جانے والا۔ گویا انہیں چن چن کر اکٹھا کرتا ہو۔ اب اس لاحقے سے بننے والی مرکب صفات دیکھتے ہیں۔

نکتہ چیں یعنی عیب ڈھونڈنے والا، نقص نکالنے والا، اعتراض کرنے والا hypercritical/sarcastic

خوشہ چیں وہ شخص جو باغات میں پھلوں اور پھولوں کو چنتا ہے، فائدہ اٹھانے والا، ادبی دنیا میں کسی بڑی ادبی شخصیت پر انحصار کرنے ولا، تابع dependent/ gleaner۔ چیں بہ جبیں ہونا یعنی تیوری پر بل، پیشانی پر شکن یا سلوٹ جس سے غصہ یا ناراضگی ظاہر ہو، ناراضگی۔ مظہر امام نے اس شعر میں چیں بہ جبیں کا خوبصورتی سے استعمال کیا ہے۔

؎ رات آنکھوں میں حیا لے کے گزر جاتی تھی
لمحۂ شوق بہت چیں بہ جبیں رہتا تھا

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

اس جگہ کوئی شخص نجومیوں اور جوتشیوں وغیرہ غیب گویوں کی پیشگوئیوں پر دھوکا نہ کھاوے اور بخوبی یاد رکھے کہ ان لوگوں کو اہل اللہ کے انوار اور برکات سے کچھ بھی مناسبت نہیں۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے کہ قادرانہ پیشگوئیاں اور کریمانہ مواعید کہ جو حق محض ہیں اور جن میں سراسر فتح اور نصرت کی بشارتیں اور اقبال اور عزت کی خبریں بھری ہوئی ہیں ان سے انسانی آلات کو کچھ بھی نسبت نہیں۔ خداوند تعالیٰ نے اہل اللہ کو ایسی فطرت بخشی ہے کہ ان کی نظر اور صحبت اور توجہ اور دعا اکسیر کا حکم رکھتی ہے بشرطیکہ شخص مستفیض میں قابلیت موجود ہو اور ایسے لوگ صرف پیش گویوں سے نہیں بلکہ اپنے خزائن معرفت سے، اپنے توکّل خارق عادت سے، اپنی کامل محبت سے، اپنے انقطاع تام سے، اپنے صدق اور ثبات سے، اپنے انس باللہ اور شوق اور ذوق سے اور اپنے غلبہ خشوع اور خضوع سے اور اپنے تزکیہ نفس سے اور اپنی ترکِ محبتِ دنیا سے اور اپنی کثیر الوجود برکتوں سے کہ جو بارش کی طرح برستی ہیں اور اپنے موید من اللہ ہونے سے اور اپنی بے مثل استقامت اور اعلیٰ درجہ کی وفاداری اور لاثانی تقویٰ اور طہارت اور عظیم الشان ہمت اور انشراحِ صدر سے شناخت کئے جاتے ہیں اور پیشگوئیاں ان کا اصل منصب نہیں ہے بلکہ وہ اس غرض سے ہے کہ تا وہ ان برکتوں کو جو اُن پر اور اُن کے متعلقین پر وارد ہونے کو ہیں قبل از وقوع بیان کرکے توجہ خاص حضرت احدیت پر یقین دلائیں اور نیز وہ مخاطبات اور مکالمات جو حضرت احدیت کی طرف سے اُن کو ہوتے ہیں ان کی صحت اور منجانب اللہ ہونے پر ایک قطعی اور یقینی حجت پیش کریں۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم، روحانی خزائن جلد صفحہ 351-353)

اہم نکات: انبیاء، اہل اللہ اور نجومیوں، جوتشیوں وغیرہ کی پیش گوئیوں میں فرق۔

اقتباس کے مشکل الفاظ کے معنی

نجومیوں اور جوتشیوں وغیرہ غیب گویوں: نجم یعنی ستارہ جو شخص ستاروں کی حرکات وسکنات پر غور کرکے پیش گوئی کرے اسے نجومی یا جوتشی کہتے ہیں۔

احمد حسین مائل کا شعر ملاحظہ کریں

؎ غیر کا حال تو کہتا ہوں نجومی بن کر
آپ بیتی نہیں معلوم وہ نادان ہوں میں

اہل اللہ: اللہ کے خاص بندے جیسے انبیاء، خلفاء اولیاء۔

قادرانہ پیشگوئیاں اور کریمانہ مواعید: ایسی پیشگوئیاں جن سے ثابت ہوجائے کہ خدا تعالی اپنے وعدوں اور منصوبوں کو مکمل کرنے پر قادر ہے۔ وعید خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والا ایسا وعدہ ہوتا جس میں کسی دشمن کی ہلاکت کی خبر ہو اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا اپنے خاص بندوں پر کرم ہوتا ہے کہ وہ ان کے دشمنوں کو ہلاک کرتا ہے۔

انسانی آلات: انسانی دل و دماغ، حسیات نیز سیاروں اور ستاروں کے متعلق تاریخی طور پر جمع کئے گئے حقائق کی روشنی میں غور وفکر کرکے نتائج اکذ کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔

اِکسیر: حصول مقصد کے لیے بہت مفید، نہایت موئثر نسخہ، علاج، نصیحت یا تعلیم وغیرہ۔ very effective medicine or advice

سیماب اکبر آبادی کا شعر ملاحظہ کریں

؎ یہ شراب عشق اے سیمابؔ ہے پینے کی چیز
تند بھی ہے بد مزہ بھی ہے مگر اکسیر ہے

شخص مستفیض: فائدہ اٹھانے والا، طالب علم، فیض کا طالب۔

خزائن معرفت: علمی تحریرات، تقاریر، نصائح۔ Treasure of knowledge and insightful understandings

توکّل خارق عادت: عام لوگوں سے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ پر بھروسہ ہونا outstanding level of believing in Allah almighty

انقطاع تام: مکمل طور پر الگ ہوجانا۔ complete disconnection

بقیہ صفحہ 9 پر

منور علی شاہد۔ جرمنی

جرمنی Neuss میں احمدیہ لنگر خانہ

خدمت خلق کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی خوشنودی اور اس کی رضا کے لئے اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کرتے ہوئے اس کی خدمت کی جائے اور اس کی مدد کی جائے۔ یہ کام محض خدمت کی غرض سے ہو اور کوئی ذاتی غرض نہ ہو۔ شہرت، دکھاوا اور نام ونمود شامل نہ ہو۔ انسانی ہمدردی اور خدمت خلق جماعت احمدیہ کا خاصہ ہے۔ بانی جماعت احمدیہ اور خلفائے احمدیت نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ذیلی تنظیموں میں بھی اس حوالے سے روز اول سے ہی کام جاری و ساری ہے۔ اپنی انہی زندہ و تابندہ روایات کو جاری رکھتے ہوئے مجلس انصار اللہ جرمنی کو احمدیہ لنگر کے تحت کئی ہفتوں سے مسلسل بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس حوالے سے پہلی رپورٹ تیار ہوئی ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

جرمنی کی جماعت Neuss میں مجلس انصار اللہ جرمنی کی قیادت ایثار کے تحت احمدیہ لنگر خانہ گزشتہ 12 ہفتوں سے زائد عرصہ سے جاری ہے۔ 31/ جنوری 2023ء کے اختتام تک اس لنگر خانہ سے 7170 کھانے کے پیکٹ، 1157 پانی و دیگر مشروبات کی بوتلیں، 2465 چھوٹی ریفریشمنٹ، 120 جوتوں کے جوڑے، 100 کمبل مستحقین و غربا میں تقسیم کئے جا چکے ہیں۔

لنگر خانہ کی ابتدا

اس پراجیکٹ کا آغاز مجلس انصار اللہ جرمنی کے زیر اہتمام ہوا جس کی ابتدائی تیاری و نگرانی مکرم ظہیر احمد صاحب نائب قائد ایثار نے کی۔ اللہ کے فضل سے چھوٹے سے پیمانے پر انسانی ہمدردی کی بنیاد پر شروع ہونے والا کام وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ ماہ نومبر 2022ء سے روزانہ کی بنیاد پر لنگر خانہ کے لئے ہونے والی مساعی جو پہلے صرف جماعت Neuss تک محدود تھیں، ایک ہفتہ کے بعد ہی Krefeld تک پھیل گئیں تھیں۔ اس کام کو جتنی تیزی سے مقبولیت ملی اس کا کسی کو اندازہ نہ تھا۔ اس غیر متوقع پزیرائی کو دیکھتے ہوئے مجلس انصار اللہ مقامی نے مشاورت کے بعد قریب کی دیگر مجالس viersen,Ratingen,Dusseldorf کو بھی کہا کہ وہ بھی ہم سے کھانا لیکر اپنی مجالس میں تقسیم کریں اور اب ماہ جنوری کے اختتام تک ان مجالس میں بھی احمدیہ لنگر کے زیر اہتمام کھانا تقسیم کیا جا رہا ہے۔ یوں مذہب اسلام میں انسانی ہمدردی کی تعلیم کو عملی رنگ میں پیش کرنے کے بہترین مواقع ملے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے اس کام کی پذیرائی جہاں مقامی جرمن افراد و تنظیموں کی طرف سے ہو رہی ہے، وہیں ان کی طرف سے مدد و تعاون کی پیش کش بھی ملتی رہی ہیں۔ مرکز کی اجازت سے ان امدادی پیش کش کو بھی اس فلاحی پراجیکٹ میں شامل کر لیا گیا ہے اور مدد کرنے کے خواہش مندوں کو بینک اکاؤنٹ نمبر دیا ہے۔

اس فلاحی کام میں ذیلی تنظیموں کا ایک دوسرے کے ساتھ تعاون مثالی رہا۔ صدر صاحبہ ریجنل اور مقامی جماعت Neuss نے ورکنگ دنوں میں گھروں میں کھانا پکانے میں ہر طرح کا تعاون کیا۔ ویک اینڈ پر نماز سنٹر میں کھانا تیار ہوتا رہا۔ خدام الاحمدیہ نے اس کی تقسیم میں مجلس انصار اللہ کا ہاتھ بٹایا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

جرمن افراد و تنظیموں کے تعاون کی چند مثالیں

احمدیہ لنگر خانہ کے تحت خدمت خلق کے جاری اس کام پر مقامی جرمن شہریوں نے ملے جلے مثبت ردعمل کا مظاہرہ کیا ہے اور تعاون کیا ہے یہ مثالیں نہ صرف قابل ستائش ہیں بلکہ سراہے جانے کے قابل ہیں۔

ایک جرمن خاندان نے متعدد بار پھل کے عطیات دیئے۔ ایک فیملی نے Donuts دیئے اور ساتھ کھانا تقسیم کیا۔ ایک نابینا بچی کو اپنی ماں سے جب کام کے بارے میں علم ہوا تو اس نے اپنے جیب خرچ سے بسکٹ لے کر ہمیں بھجوائے کہ یہ تقسیم کر دیں۔ کچھ نے جیکٹس اور پینٹس کے عطیات دیئے۔ کینسر کی ایک خاتون مریضہ نے 50 یورو پوسٹ کے ذریعے بھجوائے، یہ Ahrtal کی رہائشی خاتون ہیں۔ سیلاب کے دنوں میں اس نے سب کچھ کھو دیا تھا۔ ہماری ٹیم نے اس وقت ان کی مدد کی تھی، جس کو وہ بھلا نہ پائی تھیں۔ مکرم ظہیر احمد صاحب کی طرف سے لکھی گئی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس پراجیکٹ کی تشہیر کے ساتھ ساتھ مختلف اداروں اور کمپنیوں کی طرف سے بھی خیر سگالی کے طور پر بہت مدد کی گئی۔ ویک اینڈ پر تقریباً 300 افراد کے کھانے پکانے کے لئے ہمیں ایک Stabmixer کی ضرورت تھی۔ ایک کمپنی کو علم ہوا تو اس نے یہ تحفہ کے طور پر ہمیں دے دیا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے غرباء و مستحقین کو کھانا کھلانے کے اس منصوبے میں غیر معمولی برکت ڈالی۔ Neuss کے مقامی کاروباری افراد نے احمدیہ لنگر کے پراجیکٹ کی ایک ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر لگائی تھی کہ لوگوں کی مدد کے لئے احمدیہ لنگر پراجیکٹ کے لیے ایک FeldKüche لینا چاہتے ہیں۔ مارکیٹ میں اس کی قیمت 8500 یورو ہے۔ لوگوں نے 4000 میں خرید کر ہمیں یہ تحفہ میں دے دیا۔ سوشل میڈیا اور اخبارات میں ہمارے کاموں کے بارے جان کر ایک شخص نے اپنا بڑا ہال مفت دینے کی پیش کش کی ہے اور کہا کہ آپ انسانیت کی خدمت کرتے ہیں، جب چاہیں اس ہال کو استعمال کریں کوئی کرایہ نہیں لوں گا۔ عام حالات میں ایک دن کا اس کا کرایہ 2000 یورو ہے۔ ہالینڈ میں مقیم ایک احمدی بھائی مکرم فاروق احمد صاحب کے توسط سے ٹیکسٹائل کی ایک فرم سے رابطہ کیا گیا۔ فرم کو جب اس پراجیکٹ کا بتایا گیا تو فرم نے خدمت خلق کے کام کو دیکھتے ہوئے کمبلوں کے لئے مفت کپڑا فراہم کر دیا۔ اس کے بعد اگلا مرحلہ کمبلوں کی سلائی کا تھا۔ سلائی والی فرم کو جب پس منظر کا علم ہوا تو اس نے کمبلوں کی مفت سلائی کر دی، یوں کمبلوں کی مفت تقسیم ممکن ہو گئی۔ الحمد للہ

اس طرح کے ایمان افروز واقعات کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ انسانی حقوق و فلاحی کام کرنے والے جرمن ادارے بھی ہماری مدد کرنے میں پیچھے نہیں رہے۔ ان میں ایک اعزازی سفیر Herr Matthias Theis قابل ذکر ہیں۔ جنہوں نے بہت مدد کی اور ماضی میں بھی کرتے تھے۔

ایوارڈ نامزدگی و میڈیا کوریج

Stadt Neuss کی جانب سے جماعت کو ایک پروگرام میں مدعو کیا، یہ ایوارڈ تقسیم کی تقریب تھی۔ اس میں ہر سال IntergrationFörder Preis جماعت احمدیہ کی نامزدگی بھی ہوا کرتی تھی۔ اس سال کی پہلی پوزیشن کا ایوارڈ مقامی جماعت کو ملا اور میزبان کی طرف سے جماعت کا تعارف کرانے کے علاوہ احمدیہ لنگر خانہ پراجیکٹ کا بھی تعارف کرایا گیا۔ اس تقریب میں تمام غیر ملکی تنظیمیں شامل تھیں۔

وہیں اخبارات و جرائد اور سوشل میڈیا پر اس کو نمایاں کوریج مل رہی ہے جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ اور دین اسلام کا تعارف بھی ہو رہا ہے اور احمدیہ لنگر کی گونج دور دور تک پہنچ رہی ہے۔ اب تک 4 لوکل اخبارات میں احمدیہ لنگر کی مساعی بارے انٹرویوز شائع ہو چکے ہیں۔ ایک سوشل میڈیا چینل نے کئی گھنٹے براہ راست نشریات کے ذریعے احمدیہ لنگر کی کی جانے والی مساعی کو دکھایا۔ ایک لوکل نیوز چینل نے ہمارے نماز سنٹر پر آ کر ریکارڈنگ کی اور 4 منٹ پر مشتمل ایک پروگرام نشر کیا۔

اظہار تشکر

جیسا کہ ابتدا میں لکھا جا چکا ہے کہ اس فلاحی منصوبے میں ذیلی تنظیموں کا بھرپور تعاون مثالی رہا جس کے باعث یہ سب کچھ ممکن ہوا۔ یہاں ان خدام اور انصار کے اسماء گرامی لکھنا مناسب ہو گا جنہوں نے عملی رنگ میں اس نیک کام کو اپنے ذاتی کاموں پر فوقیت دی اور ہر دم خود کو پیش پیش رکھا۔ انصار اللہ میں مکرم محمود بٹ صاحب، مکرم مظفر حمید صاحب، مکرم لئیق احمد صاحب، مکرم محمد اجمل صاحب۔ خدام الاحمدیہ سے مکرم عثمان احمد صاحب، مکرم نصیر الدین صاحب، مکرم مبشر بٹ صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب، مکرم فخر عبداللہ صاحب شامل ہیں۔ اسی طرح مکرم مربی صاحب Neuss مکرم محمد وفا صاحب کی راہنمائی میسر رہی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مساعی کو قبول فرمائے اور کاموں میں برکتیں ڈالے۔ آمین ثم آمین

رپورٹ: محمد اکرم یوسف۔ نمائندہ خصوصی، احمدیہ گزٹ کینیڈا

احمدیہ گزٹ کینیڈا کی پچاس سالہ جوبلی تقریبات کی چند جھلکیاں

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ عالمگیر دنیا بھر میں ہر سال کامیابیوں اور کامرانیوں کی نئی منزلیں طے کرتی نظر آتی ہے۔ 1972ء میں ہاتھ سے لکھا جانے والا ’’احمدیہ گزٹ کینیڈا‘‘ چھاپہ خانوں اور کتابت کی منزلیں طے کرتا ہوا کمپیوٹر کے جدید تکنیکی ادوار میں رنگ اور نور کی بہاروں کا سماں نہ صرف آپ کی دہلیز پر بلکہ آپ کی کمپیوٹر سکرین پر پیش کر رہا ہے، یہ رسالہ اسلام احمدیت کی تعلیمات کے ذریعہ تربیتی پہلو اُجاگر کرنے اور خلافت احمدیہ کے تازہ فرمودات احباب جماعت تک پہنچانے کی کوشش میں مصروف ہے۔

پچھلے پچاس برسوں کے سفر میں احمدیہ گزٹ کینیڈا نے اللہ تعالیٰ کے انعام واکرام کے جو نظارے دیکھے اُن کا شمار کرنا تو ناممکن ہے لیکن اِس سنگ میل پر پہنچ کر خوشی اور تشکّر کا اظہار کرنے کے لئے احمدیہ گزٹ کی ٹیم کے ممبران اور مجلہ سے منسلک تمام مخلصین نے 2022ء میں پورا سال تقریبات کا اہتمام کرتے ہوئے 2؍ فروری 2023ء کی شام ایوان طاہر میں اپنے تمام رضا کاروں کے اعزاز میں ایک عشائیہ کے ساتھ نئی منزلوں کی سمت روانگی کا پیمان باندھا۔

احمدیہ گزٹ کے سفر کی تاریخ

’’احمدیہ گزٹ کینیڈا‘‘ جماعت احمدیہ کینیڈا کا سرکاری ترجمان ہے۔ اِس کا پہلا شمارہ جون 1972ء میں شائع ہوا۔ آغاز میں اِس کا نام ’’احمدیہ نیوز بلیٹن‘‘ تھا اور اِس کی شکل خبر نامہ کی سی تھی اور یہ دونوں زبانوں یعنی اردو اور انگریزی میں تھا۔ ماہ اپریل 1972ء میں یہ ’’دی مسلم آؤٹ لُک‘‘ کہلایا اور پھر جولائی 1975ء سے اِس موقّر جریدہ کو ’’احمدیہ گزٹ کینیڈا‘‘ کا نام دیا گیا۔ اِس کے پہلے ایڈیٹر محترم مبارک احمد خان صاحب مرحوم تھے۔ 2010ء سے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مدیر اعلیٰ کے طور پر خدمات بجا لا رہے ہیں۔

جوبلی تقریبات کی منصوبہ بندی

محترم امیر صاحب کینیڈا کی منظوری سے ادارہ کے اراکین نے گزٹ کی پچاس سالہ جوبلی کی تقریبات کا سلسلہ ترتیب دیا جو سارے سال پر محیط تھا۔ اِن تقریبات کی اجمالی تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدیہ گزٹ کا پچاس سالہ جوبلی شمارہ

تقریبات کے آغاز میں اظہارِ تشکّر کے طور پر پچاس سالہ جوبلی کا خصوصی شمارہ ماہ جون 2022ء میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چونکہ جون 1972ء میں پہلی بار یہ شمارہ شائع ہو ا تھا اِس اعتبار سے ٹھیک پچاس سال بعد یہ جوبلی نمبر شائع کیا گیا۔

گزٹ کے مدیر اعلیٰ محترم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے جوبلی کی یادگار کو زندہ رکھنے کے لئے ایک خوبصورت لوگو (logo) ڈیزائن کیا۔ جو گزشتہ سال جون سے ہر شمارہ کے سرورق کی زینت بنتا چلا آرہا ہے۔

اِس شمارہ کا نمایاں پہلو ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ خصوصی پیغام ہے جس میں حضور انور نے گزٹ کے مستقبل کے لئے لائحہ عمل کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ گزٹ کی توجہ کا مرکز نوجوانوں کی جانب ہونا چاہئے اور اُن کے ذہنی میلان کے مطابق حکمت عملی تشکیل دینی چاہئے۔

سو صفحات کے اِس شمارہ میں گزٹ کی تاریخ اور اُس کے ارتقاء پر مضامین شامل ہیں۔ اِس کے صفحات کو گزٹ کے ماضی و حال کے نگران اعلیٰ، مدیران، معاونین، گرافکس ڈیزائنرز، رضا کاروں، پرنٹرز وغیرہ کی تاریخی تصاویر اور ماضی میں شائع ہونے والے تاریخی سرورق سے مزین کیا گیا ہے۔

جوبلی مشاعرہ

گزٹ کے پچاس سال مکمل ہونے کی یاد میں 9؍ ستمبر 2022ء کو جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز ایوانِ طاہر میں ایک خصوصی مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ جس میں اُن شعراء کو حمد و نعت اور خلافت سے اپنی محبت کے اظہار کے موضوع پر اپنا کلام پیش کرنے کی دعوت دی گئی تھی جن کا کلام احمدیہ گزٹ میں شائع ہو چکا ہے۔ 13شعراء نے اپنا شعری کلام پیش کیا جس کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب کی رپورٹ مع تصاویر دسمبر 2022ء کے گزٹ میں شائع ہوئی تھی۔

مقابلہ مضمون نگاری

گزٹ کی جانب سے ’’خلافت احمدیہ‘‘ کے موضوع پر مضمون نگاری کے مقابلہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔ جس کی تمام تر ذمہ داری مکرم فرحان حمزہ قریشی صاحب ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کے سپرد تھی۔ مقابلہ میں شرکاء کو دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور اُسی اعتبار سے مضمون کے عنوانات بھی دیئے گئے تھے۔

گروپس کی تفصیلات اور مضمون کے عنوانات درج ذیل تھے:

گروپ الف (اطفال و ناصرات)۔ عنوانات: ’’برکاتِ خلافت‘‘، ’’خلافت سے محبت‘‘

گروپ ب (خدام، لجنہ اور انصار)۔ عنوانات: ’’خلافتِ احمدیہ عالمی بد امنی کا حل‘‘، ’’خلافتِ احمدیہ کی الٰہی تائید‘‘، ’’اطاعتِ خلافت‘‘

مضمون نگار کو اردو، انگریزی یا فرنچ میں سے کسی ایک زبان میں لکھنے کی آزادی تھی اور مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ 31؍ اکتوبر مقرر کی گئی تھی۔ مضمون جمع کروانے کے بعد ہر زبان کے تین علیحدہ علیحدہ ججز نے ہر مضمون کا جائزہ لیا اور بغور مطالعہ کرنے کے بعد نمبر لگائے۔

اوّل، دوئم اور سوئم درجہ کے لئے بالترتیب 300 ڈالر، 200 ڈالر اور 100 ڈالر کا انعام مقرر کیا گیا تھا۔

تقریب پچاس سالہ احمدیہ گزٹ کا عشائیہ

گزٹ کی 50سالہ جوبلی کی مرکزی تقریب وہ عشائیہ تھا جو 2؍ فروری 2023ء جمعرات کی شام ایوان طاہر میں منعقد کیا گیا۔ ایوانِ طاہر کو اِس تقریب کے لئے بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ رضا کاروں اور مہمانوں کے بیٹھنے کے لئے پُر تکلف انتظام کیا گیا تھا۔ میزوں پر تمام احباب کے لئے گزٹ کا خوبصورت اور رنگین تعارفی کارڈ جس پر پچاس سالہ

تاریخ کا خاکہ (timeline) شامل تھا، اور پچاس سالہ جوبلی کا دیدہ زیب پن تھا۔ تمام احباب نے تقریب کے لئے اِس خصوصی پن کو اپنے سینہ کی زینت بنا رکھا تھا۔ اِس عشائیہ میں تقریباً 250مرد و خواتین سے زائد مہمان شامل ہوئے۔

گزٹ کی اس تاریخی تقریب کے لئے یہ بہت بڑا اعزاز تھا کہ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دختر نیک اختر صاحبزادی محترمہ امۃ الجمیل بیگم مدظلہا اللہ العالی از راہِ شفقت وعنایت اِس تقریب میں شامل ہوئیں۔

ٹھیک سات بجے محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی صدارت میں تقریب کا آغاز مکرم سرمد نوید صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ آپ نے سورۃ القلم کی آیات 1تا8 کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش کیا۔

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری مدیر اعلیٰ کا خطاب

اس کے بعد گزٹ کے مدیر اعلیٰ و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں احمدیہ گزٹ کی پچاس سالہ تاریخ کے اوراق پلٹنے شروع کئے اور مختصر مگر جامع نقشہ کھینچا اور ماضی کے مدیران، معاونین اور رضا کاران کی خدمات کا اجمالی ذکر بھی کیا اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

مکرم محمد زکریا ورک

احمدیہ گزٹ کی پرانی یادیں

ان کے بعد گزٹ کے ابتدائی دور کے نائب مدیر مکرم محمد زکریا ورک صاحب نے ابتدائی زمانہ کے حالات، مشکلات اور پرانے رضا کاروں کا ذکر کیا۔

مکرم صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا

مکرم عبدالحمید وڑائچ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے خطاب کیا۔ اور احمدیہ گزٹ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور اِس تاریخی موقع پر آپ نے مجلس انصار اللہ کینیڈا کی جانب سے ایک یادگاری تختی plaque احمدیہ گزٹ کینیڈا کو پیش کی۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کا پیغام

محترمہ امۃ السلام ملک صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بقیہ صفحہ 7 پر

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 11/ فروری 2023ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ آمنہ صدیقہ منان صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبد المنان صاحب (ارلز فیلڈ۔ یوکے)

8/ فروری 2023ء کو 90سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت میاں عبد العزیز صاحب المعروف المغل رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت میاں چراغ الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی تھیں۔ آپ اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ 1960ء کی دہائی میں یوکے آئیں اور Battersea کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے والی ایک نیک متقی اور دعا گو خاتون تھیں۔ غریب پروری، عزیز واقارب سے حسن سلوک اور مہمان نوازی آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتب پڑھنے کی توفیق پائی۔ جماعتی کتب اور رسائل کا بڑی باقاعدگی سے مطالعہ کرتی تھیں۔ خلافت سے والہانہ عقیدت اور احترام کا تعلق تھا۔ ایم ٹی اے باقاعدگی سے دیکھتی تھیں۔ آپ کو چار خلفاء کا دور دیکھنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے، تین بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرمہ رشیدہ سلمٰی چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد چوہدری صاحب (کینیڈا)

28/ دسمبر 2022ء کو 91سال کی عمر میں کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت حاجی محمد امیر خان صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت اصغری بیگم صاحبہؓ کی نواسی تھیں۔ آپ کی والدہ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت صالحہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی ماموں زاد اور پھوپھی زاد بہن تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ملنسار، مہمان نواز، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور جماعت سے والہانہ عشق تھا۔ تلاوت قرآن کریم میں نہ صرف باقاعدہ تھیں بلکہ احمدی اور غیر احمدی بچیوں کو بھی ناظرہ اور باترجمہ قرآن پڑھاتی رہیں۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے والی تھیں۔ کینیڈا میں طویل عرصہ تک صدر لجنہ سڈبری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

2- مکرم شیخ مظفر احمد صاحب ابن شیخ مشتاق احمد صاحب (دنیاپور)

28/ جنوری 2023ء کو حرکت قلب بند ہونے سے 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ محکمہ تعلیم میں ملازمت کے دوران مذہبی منافرت کی بناء پر آپ کو ساتھی اساتذہ کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا رہا مگر آپ نے ہمیشہ ہمت، حوصلے اور دعا کے ساتھ ان مشکلات کا مقابلہ کیا۔ قومی اسمبلی کے فیصلے کے بعد جون 1976ء میں ان کے خاندان میں پہلی وفات ہوئی تو آپ نے شہر کے سرکردہ افراد سے مل کر احمدیوں کے علیحدہ قبرستان کے حصول کو ممکن بنایا جہاں اس میت کی تدفین ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور جماعتی اخبارات کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتے۔ خلافت سے انتہائی عقیدت و احترام کا تعلق تھا۔ مرکزی مہمانوں، مربیان اور چندہ جات کی وصولی کے لئے آنے والے انسپکٹران کی بھرپور جذبے کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ مسلسل کئی سال بڑی باقاعدگی کے ساتھ وقف عارضی کرتے رہے اور کئی بار سند خوشنودی حاصل کی۔ آپ نے مقامی سطح پر قائد مجلس اور زعیم انصار اللہ کے علاوہ ضلعی عاملہ میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ لمبا عرصہ امام الصلوۃ رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ، دعا گو، منکسر المزاج، حلیم طبع، ملنسار، زیرک اور صائب الرائے وجود تھے۔ بڑی بیٹی اور بیٹے کو قرآن مجید حفظ کروایا۔ اپنے پوتے پوتیوں اور دیگر بچوں کو باقاعدگی کے ساتھ قرآن مجید ناظرہ پڑھاتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹے، دو بیٹیاں اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب (مبلغ انچارج سرینام جنوبی امریکہ) اور مکرم محمد ولید احمد صاحب مربی سلسلہ کے والد اور مکرم مظفر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ کے سسر تھے۔

3- مکرم ندیم احمد بھٹی صاحب (جرمنی)

10/ نومبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ نمازوں کیلئے مسجد میں جایا کرتے تھے۔ کوئی بھی جماعتی یا تنظیمی پروگرام ہوتا تو اپنے کام کا حرج کرکے بھی اُس میں شامل ہوتے۔ چندہ کی وصولی کیلئے احباب جماعت کے گھروں میں جایا کرتے تھے۔ تبلیغی کاموں میں بھی پیش پیش رہتے اور جب بھی کوئی تبلیغی پروگرام ہوتا تو جرمن مہمانوں کو ساتھ لے کر آتے۔ ضرورتمندوں کی مالی مدد بھی کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

4- مکرم ڈاکٹر دلدار احمد صاحب (آف فیصل آباد۔ حال کینیڈا)

5/ دسمبر 2022ء کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی کینیڈا میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ ایک ماہر معالج تھے۔ ہومیوپیتھی کا گہرا مطالعہ اور آکوپنکچر اور الیکٹرو ہومیوپیتھک کا وسیع تجربہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تشخیص امراض کی گہری فراست بھی عطا کی ہوئی تھی۔ مرحوم بہت مہمان نواز اور ہردل عزیز انسان تھے۔ خلافت سے بے انتہا محبت وعشق تھا۔ تبلیغ کا انتہائی شوق تھا۔ کلینک پر آنے والے اکثر مریضوں اور دوستوں کو تبلیغ کئے بغیر نہیں جانے دیتے تھے۔ 1974ء کے پُر آشوب زمانہ میں مرحوم کا کلینک انتہا پسند ملاؤں نے نذر آتش کر دیا تھا۔ اس کے بعد گھر سے کلینک کا دوبارہ آغاز کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کے کلینک اور رزق میں بے انتہا برکت عطا فرمائی۔ انہیں ہومیوپیتھک ادویات بنانے والی مشینیں بنا کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کا موقع بھی ملا۔ جس پر حضور رحمہ اللہ نے اظہارِ خوشنودی کے طور پر فرمایا ''ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مختلف پُرزے جوڑ کر مشینیں بنانے کا عجیب ملکہ عطا فرمایا ہے''۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے شامل ہیں۔

5- مکرمہ راشدہ وحید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبد الوحید صاحب ایڈووکیٹ مرحوم لاہور (امریکہ)

23/ نومبر 2022ء کو بقضائے الٰہی 83سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ بچپن ہی سے پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی تھیں۔ ہر کسی کا خیال رکھنے والی ایک مخلص ہمدرد خاتون تھیں۔ جماعتی خدمت میں پیش پیش رہتیں اور خلافت سے محبت کرنے والی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بچے شامل ہیں۔

6- مکرمہ نسیم ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ مرحوم بہلولپوری (امریکہ)

16/ جنوری 2023ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی امریکہ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ آپ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب بہلولپوری (واقف زندگی) کی بھابھی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلافت کی شیدائی اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نہایت عقیدت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ بہت غریب پرور اور مہمان نوازی میں اپنے سارے خاندان میں ایک مثالی نمونہ رکھتی تھیں۔ اپنی جماعت لاس اینجلس کی ہردل عزیز خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم نسیم ملک صاحب (سیکرٹری انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی مقیم سویڈن) کی نسبتی بہن تھیں۔

بقیہ صفحہ 6 پر

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

جاوید اقبال ناصر۔مربی سلسلہ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کی دوسری صدی کا پہلا آن لائن اجلاس

اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہی آنے والے وقت کے بارے میں بعض پیشگوئیاں کیں۔ اُن میں سے ایک یہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں دجال کا ظہور ہوگا اور اس کی سواری بھی طویل القامت ہوگی جس کے کان لمبے ہونگے۔ ظاہر پرست وباطن سے بے خبر مولوی ابھی تک ظاہری حرکات وسکنات والی اس قسم کی سواری کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ لیکن باطن سے آگاہ و باطن بین کو آج سے صد سال قبل اس زمانے کے امام مہدی علیہ السلام کے ارشادت وملفوظات کے ذریعہ یہ بات سمجھ لگ چکی تھی، کہ آنے والے زمانے میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی یہ بات اس رنگ میں پوری ہوگی، کہ مستقبل میں اللہ تعالیٰ ایسے ذریعے پیدا کردے گا کہ انسان ایک جگہ بولے گا، لیکن اُس کی آواز دور درواز اور مسافت بعیدہ میں سنی جائے گی۔ ہاں واقعی یہی ہو رہا ہے آجکل! ایک انسان کی اپنی آواز وہاں تک پہنچ جاتی ہے جس کا اُس کو خود بھی علم نہیں ہوتا۔ اس ایجادِ بندہ سے ہماری جماعت بھرپور فائدہ اُٹھا رہی ہے۔ ایک فائدہ تو ہم اس سے یہ اُٹھا رہے ہیں کہ آن لائن جماعت کے اجلاسات منعقد ہوتے ہیں اور یوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ایک سے دوسری جگہ پہنچ رہی ہے۔ اسی طرح کا ایک اہم اجلاس جماعت جرمنی نے 21/ جنوری کو منعقد کیا۔ اس اجلاس کو ایک خاص اہمیت یہ حاصل ہے، کہ یہ جماعت جرمنی کا دوسری صدی میں داخل ہونے کے بعد کا پہلا اجلاس ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جرمنی میں جماعت کو قائم ہوئے سو سال مکمل ہو چکے ہیں اور اب جماعت نئ صدی کے پہلے سال میں قدم رکھ چکی ہے۔ الحمد للہ علی ذلك۔ اس مناسبت سے یہ اجلاس جرمن جماعت کے یوٹیوب چینل کے ذریعہ آن لائن منعقد کیا گیا۔

جس میں جرمنی کی تمام جماعتیں آن لائن شامل ہوئیں۔ اور اس کے انعقاد پذیر ہونے کی جگہ بیت السبوح تھی۔ اس جگہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہ جرمن جماعت کا مرکز ہے۔ ہماری جماعت wittlich کے احباب نے بھی مل بیٹھ کر دیکھنے اور سننے کا پروگرام بنایا۔ احباب وخواتین وقتِ مقررہ سے پہلے ہی مسجد میں موجود تھے۔شام کے 6 بجے مکرم امیر صاحب جرمنی سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ تلاوت کے ساتھ آغاز ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے اِس اجلاس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے نئ صدی کی شروعات پر تمام جماعت کو مبارک باد پیش کی۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب سابق مشنری انچارج جرمنی نے جماعت کے ابتدائی دور کے واقعات بیان کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی نے خلفاءِ احمدیت کی بعض خوابوں کا ذکر کیا، جن کا تعلق جرمن جماعت کی ترقیات کے ساتھ تھا۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے تقریر کی اور آپ نے جماعت کے افراد کو پیار و محبت کے ساتھ زندگی گزارتے ہوئے، محبت سب کے لیے، کا عملی نمونہ بننے کی تلقین کی۔ یہ پروگرام تو جرمن زبان میں تھا، لیکن اس کا اردو ترجمہ بھی رواں جاری وساری رہا۔ اس پروگرام میں ایک خاص چیز یہ بھی دیکھنے کو ملی، کہ جرمنی کی دوسری جماعتوں میں بیٹھ کر دیکھنے والوں کی تصاویر بھی کبھی کبھار سکرین پر نمودار ہو جایا کرتی تھی۔ آخر میں دعا بھی مکرم امیر صاحب نے کروائی۔ پروگرام ختم ہونے پر سب شاملین نے مل کر کھانا کھایا اور مٹھائی سے بھی لطف اندوز ہوئے۔ نئ صدی کی مبارک باد دیتے ہوئے سب نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی۔ اللہ تعالیٰ جماعت جرمنی کے لیے نئ صدی مبارک کرے اور ہزاروں برکات وافضال کو لے کر آنے والی بنائے۔ آمین

فقہی کارنر

دعائے تریاق

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دعا سے ہر گز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے بُرا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول 2016ء ایڈیشن صفحہ 4)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

بغض اور کینہ سے پاک سوچ

بغض اور کینہ صرف اور صرف خود کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔ کسی پر کسی بات پہ غصہ آنے لگے بھی تو وقتی ہونا چاہئے۔خود پر قابو پا کر معاملے کی اصل وجہ کو جاننے اور پھر اس وجہ کو دور کرنے کی کوشش کرنا ہی ایک قابل قدر شخصیت کا کام ہوتا ہے جو کبھی بغض اور کینے کو دل میں جگہ نہیں دیتا۔ انسان سے نہیں برائی سے نفرت کرتا ہے۔

مرسلہ: کاشف احمد

طلوع وغروب آفتاب

9/ مارچ 2023ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ		05:19	18:28
مدینہ منورہ	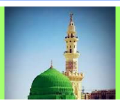	05:19	18:28
قادیان		05:26	18:32
ربوہ		05:06	18:12
اسلام آباد ٹلفورڈ		05:02	17:57